عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATM-E-NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

جلد: ۴۲ | ۳۰ صفر تا ۶ ربیع الاول ۱۴۴۵ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲ ستمبر ۲۰۲۳ء | شمارہ: ۳۵

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ

سیرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

عظیم الشان
ختم نبوت کانفرنس
کوئٹہ، حیدر آباد

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
Email: editorkn@yahoo.com

آشوبِ چشم کی وجہ سے بہنے والے پانی کا حکم

س:...... آج کل آشوبِ چشم کی وبا پھیلی ہوئی ہے، جس میں آنکھوں میں انفیکشن ہوجاتا ہے، جس کی وجہ سے آنکھوں سے پانی بہتا ہے تو کیا یہ پانی ناپاک ہے اور کیا اس کے نکلنے سے وضوٹوٹ جائے گا؟ مسلسل پانی بہنے کی صورت میں وضواور نماز کس طرح ادا کریں؟

ج:...... آنکھوں سے پانی بہنے سے تو وضونہیں ٹوٹتا، البتہ اگر آنکھ میں ایسازخم ہو یا کوئی پھوڑا پھنسی نکل آئے اور اس زخم یا پھنسی سے پانی بہنے لگے تو اس سے وضوٹوٹ جاتا ہے اور یہ بہنے والا پانی ناپاک ہوگا۔ آشوب چشم میں اگر آنکھ میں درد اور تکلیف کے سبب پانی نکلے اور اس میں تھوڑی خون کی سرخی بھی شامل ہو یا زخم کی وجہ سے پیپ بھی شامل ہو تو اس سے وضو ٹوٹ جائے گا اور مسلسل پانی نکلتا رہے، یہاں تک کہ وضو کرکے فرض ادا کرنے کا موقع بھی نہ ملے تو ایسا شخص معذور کہلائے گا اور ہر فرض نماز کے وقت کے لئے وہ نیا وضو کرے گا۔

فتاویٰ شامی میں ہے: ’’من رمدت عینہ فسال منھا ماء بسبب الرمد ینتقض وضوءہ وھذہ مسئالۃ الناس عنھا غافلون۔‘‘

ترجمہ: ’’جس کی آنکھ میں تکلیف ہو اور اس کی وجہ سے اس کی آنکھ سے پانی بہہ نکلے تو اس کا وضوٹوٹ جائے گا اور اس مسئلہ سے لوگ غافل ہیں۔‘‘ (شامی، ج:۱،ص:۱۴۸)

فتح القدیر میں ہے: ’’قالوا و من رمدت عینہ و سال الماء منھا وجب علیہ الوضوء فاذا استمر فلوقت کل صلاۃ۔‘‘

ترجمہ: ’’فقہاءِ کرام نے فرمایا: ’’جسے آنکھ میں تکلیف ہو اور اس سے پانی بہہ کر باہر نکل آئے تو اس پر وضو واجب ہے، اگر یہ کسی نماز کے پورے وقت بہتا رہے تو ہر نماز کے وقت ایک بار وضو کرنا ضروری ہے۔‘‘

(فتح القدیر، ج:۱،ص:۳۹)

زندگی میں اپنی اولاد میں جائیداد تقسیم کرنا

س:...... محترم جناب مفتی صاحب! ہمارے ایک دوست کا انتقال ہوگیا ہے ان کی اہلیہ یہ معلوم کرنا چاہتی ہیں کہ: اپنی زندگی میں اپنی دونوں بیٹیوں کو وراثت کس طرح تقسیم کریں؟ ایک بیٹی شادی شدہ ہے، دوسری بیٹی ذہنی معذور ہے۔ ان کی خواہش ہے کہ ذہنی طور پر معذور بچی کا کچھ مستقل انتظام کرجائیں۔ اس کی کیا ترتیب ہوگی؟ آپ رہنمائی فرمائیں۔

ج:...... زندگی میں اپنی اولاد کو جائیداد تقسیم کردینا شرعاً ’’ہبہ‘‘ کہلاتا ہے، اس لئے اس تقسیم پر ہبہ کے احکام لاگو ہوتے ہیں، یعنی اولاد کو برابر دینے کا حکم ہے۔ ہاں! اگر کوئی بچہ زیادہ محتاج یا ضرورت مند ہو تو اس کو کچھ زیادہ دینے کی بھی گنجائش ہے خواہ بیٹے ہوں یا بیٹیاں، اور ہبہ دینے کے بعد ان کو قبضہ دینا بھی ضروری ہے، جب ہی ہبہ تام اور مکمل ہوگا۔ لہٰذا آپ اگر زندگی میں دینا چاہیں تو تقسیم کرکے دونوں بیٹیوں کو دیدیں اور اس کا قبضہ بھی انہیں دیدیں۔ ذہنی معذور بچی کا حصہ آپ اپنے قبضہ میں کرلیں، جب تک آپ حیات ہیں، اسی میں سے اس پر خرچ کرتی رہیں اور اپنی دوسری بیٹی کو اس کا کفیل بنادیں کہ آپ کے بعد وہ اس کا خیال رکھے اور اس کے حصہ میں سے اس پر خرچ کرتی رہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ
ختمِ نبوۃ
مجلس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

مجلسِ ادارت

صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، علامہ احمد میاں حمادی،
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۴۲ ۳۰؍صفر المظفر تا ۶؍ربیع الاول ۱۴۴۵ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲؍ستمبر ۲۰۲۳ء شمارہ:۳۵

سرپرست
حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ
مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا اللہ وسایا

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین و آرائش:
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

ڈاکٹر امجد علیؒ کی رحلت	۵	محمد اعجاز مصطفیٰ
سیرتِ خاتم النبیین ﷺ	۷	مفتی صہیب احمد قاسمی
حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ	۱۱	ڈاکٹر عبدالرحمٰن رأفت پاشاؒ
عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس، کوئٹہ	۱۵	رپورٹ: محمد ارسلان فیاض
ختم نبوت کانفرنس، حیدرآباد	۱۷	رپورٹ: مولانا محمد ابرار شریف
مولانا اللہ وسایا مدظلہ کا دورۂ مانسہرہ	۱۸	رپورٹ: سید فاروق شاہ
فتنۂ قادیانی.... عقائد و نظریات	۲۰	انتخاب: حافظ محمد سعید لدھیانوی
دعوتی و تبلیغی اسفار	۲۲	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
الحاج بلند اختر نظامیؒ، لاہور	۲۶	ایضاً

بیاد
امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرِ تعاون
امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ ڈالر، یورپ، افریقا: ۸۰ ڈالر، سعودی عرب،
متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۷۰ ڈالر
فی شمارہ: ۱۵ روپے، ششماہی: ۳۵۰ روپے، سالانہ: ۷۰۰ روپے

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سیّد شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

دورِ نبوت کے تاریخ وار حالات وواقعات

عہدِ نبوت کے ماہ وسال

تالیف: علامہ مخدوم محمد ہاشم سندھی ٹھٹھوی رحمۃ اللہ علیہ   ترجمہ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ

قسط: ۴۹   فصل:.... ۲ہجری کے سرایا

رابغ:.... بکسرِ با، مکہ و مدینہ کے درمیان جُحفہ کے قریب ایک بستی ہے جو جُحفہ کی بہ نسبت مدینہ سے سات آٹھ میل قریب ہے، اسے ''رابق'' قاف کے ساتھ بھی کہا جاتا ہے۔

جُحفَہ:.... جیم کے پیش اور حا کے سکون کے ساتھ، مدینہ سے پانچ مرحلوں پر ایک جگہ ہے۔

۳:.... **سریہ سعد بن ابی وقاصؓ:**.... اسی سال ذیقعدہ میں غزوۂ بدرِ کبریٰ کے بعد خرّار کی طرف یہ سریہ بھیجا گیا۔

خرّار:.... خا کا فتحہ، پہلی را مشدّد، اور دونوں را کے درمیان الف، جُحفہ کے قریب حجاز کی ایک وادی کا نام ہے۔

حضرت سعدؓ کے ماتحت مہاجرین کے بیس یا آٹھ سوار تھے، انہیں بھی قریش کے ایک قافلے سے تعرض کرنا تھا مگر معلوم ہوا کہ قافلہ کل جا چکا ہے، اس لئے واپس آگئے۔ بعض نے کہا ہے کہ یہ تینوں سریے یعنی سریہ حمزہؓ، سریہ عبیدہؓ اور سریہ سعدؓ ہجرت کے پہلے سال بھیجے گئے، اسی بنا پر میں نے سریہ سعدؓ کو سریہ محمد بن مسلمہؓ سے پہلے ذکر کیا ہے، اگرچہ مشہور ترتیب اس کے برعکس تھی، لیکن راجح یہ ہے کہ یہ تینوں سرایا بھی ۲ھ میں ہوئے، جیسا کہ سریہ محمد بن مسلمہؓ اور اس کے بعد کے چار سرایا ۲ھ میں ہوئے، کیونکہ ہم پہلے بتا چکے ہیں کہ جہاد کی اجازت ۲ھ میں نازل ہوئی، فتدبر!

۴:.... **سریہ محمد بن مسلمہؓ:**.... اسی سال ربیع الاوّل میں ''غزوۂ ابواء'' اور ''غزوۂ عشیرہ'' کے درمیان محمد بن مسلمہ صحابی رضی اللہ عنہ کا سریہ کعب بن اشرف یہودی کی طرف بھیجا گیا، یہ بنی نضیر کا ایک فرد تھا، اور بعض کہتے ہیں کہ خود اس کا تعلق تو بنی طی سے تھا، مگر اس کی ماں بنی نضیر سے تھی، یہ خبیث شاعر تھا، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دیتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کے حق میں ناشائستہ الفاظ بکتا اور کفار کو مسلمانوں کے خلاف اُکساتا تھا۔ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اپنے چار رُفقاء کے ہمراہ اس کے پاس پہنچے، اپنے ساتھیوں کو بستی کے ایک طرف بٹھایا، اور خود تنہا اس کے قلعے میں گئے اور اس کو چاندنی رات میں اس وقت قتل کیا جبکہ وہ خوابِ خرگوش میں مست تھا، یہ ربیع الاوّل ۲ھ کی چودھویں رات تھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے بہت مسرت ہوئی، اللہ تعالیٰ کا شکر اَدا کیا اور اس شاندار کارنامے پر محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کی تعریف فرمائی۔

۵:.... **سریہ زید بن حارثہؓ:**.... اسی سال جمادی الاخریٰ کے اوائل میں سریہ کعب ابن اشرف کے بعد، اور بقولِ بعض اس سے پہلے، غزوۂ بدرِ اُولیٰ اور غزوۂ بدرِ کبریٰ کے مابین، زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما کا سریہ قردہ کی طرف بھیجا گیا۔

قردہ:.... بفتح قاف وسکونِ را، بروزنِ سجدہ، نجد کے ایک کنویں کا نام ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک سو سواروں کی معیت میں قریش کے ایک تجارتی قافلے کے تعاقب کے لئے بھیجا، چنانچہ قافلے پر دسترس حاصل ہوئی، بہت سا مالِ غنیمت ہاتھ آیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کردیا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تقسیم کیا۔ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما کے دس سرایا میں سے یہ پہلا سریہ تھا۔ (جاری ہے)

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

ڈاکٹر امجد علی رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلامٌ علی عبادہ الذین اصطفٰی

جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے فاضل، حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی قدس سرہٗ کے شاگرد، مدرسہ ابن عباسؓ و مدرسہ عائشہ صدیقہؓ کے بانی ورئیس، جدت اور ایک نئی طرز سے عربی زبان کی ترویج واشاعت کے موجد وداعی، نصف صدی سے زائد زندگی تبلیغی خدمات میں لگانے اور طب نبوی کو رواج دینے اور سنت طریقۂ علاج مثلاً حجامہ وغیرہ کے موجد، اپنے ادارہ میں حفظ حدیث کو رواج دینے والے، حضرت مولانا ڈاکٹر امجد علیؒ اس دنیائے رنگ وبو میں ۸۱ بہاریں گزار کر ۹ رصفر المظفر ۱۴۴۵ھ مطابق ۲۷/ اگست ۲۰۲۳ء بروز اتوار بعد نمازِ عشاء ہزاروں طلبہ، علماء اور متعلقین کو سوگوار چھوڑ کر سفرِ آخرت پر روانہ ہوگئے۔ إناللہ وإنا إلیہ راجعون، إن للہ ما أخذ ولہ ما أعطی وکل شيء عندہ بأجل مسمّٰی۔

ڈاکٹر امجد علی صاحب کی پیدائش ۱۹۴۲ء میں ہوئی، آپ کے والد پاکستان کے وزیر اعظم چوہدری محمد علی مرحوم تھے، ابتدائی طبی تعلیم پاکستان میں حاصل کی اور اعلیٰ تعلیم کے لیے برطانیہ اور امریکہ تشریف لے گئے۔ برطانیہ جانے سے قبل آپ کے والد صاحب نے آپ کو امام الاولیاء شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ کے صاحبزادے اور خلیفہ مولانا عبید اللہ انورؒ سے بیعت کروادیا تھا۔ ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد بطور سینئر فزیشن اور بعد میں بطور ڈین فیکلٹی آف میڈیسن کراچی کے معروف ومشہور لیاقت نیشنل ہسپتال میں برسوں خدمات انجام دیں۔ برطانیہ میں دورانِ تعلیم تبلیغی جماعت سے منسلک ہوئے۔

ڈاکٹر صاحب نے ابتدائی عربی زبان اپنے والد چوہدری محمد علی سے سیکھنا شروع کی، بعد میں دینی علوم انفرادی طور پر اپنے وقت کے جید محقق علماء سے حاصل کئے، جن میں سرفہرست محدث زمانہ حضرت مولانا عبد الرشید نعمانی رحمہ اللہ، جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے سابق مہتمم مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر مرحوم، اور جامعہ کے موجودہ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد انور بدخشانی دامت برکاتہم، جامعہ یوسفیہ بنوریہ کے سابق شیخ الحدیث مولانا ہارون الرشید مرحوم سمیت دیگر شامل ہیں، بعد میں دورۂ حدیث کا سال غالباً ۸۶/ ۱۹۸۵ء، جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن میں مکمل کیا، جس میں مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی، مولانا محمد ادریس میرٹھی، امام اہل سنت مفتی احمد الرحمٰن، مولانا بدیع الزمان، مولانا سید مصباح اللہ شاہ، مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ مختار شہید رحمہم اللہ تعالیٰ جیسے بلند پایہ اکابر علماء آپ کے اساتذہ میں شامل تھے۔

۱۹۸۷ء میں والدہ کی دیرینہ خواہش (خواتین میں دینی تعلیم) کو مدنظر رکھتے ہوئے اکابر علماء کرام کے مشورے سے طالبات کی دینی تعلیم کے منفرد ادارہ مدرسہ عائشہ صدیقہ کی بنیاد رکھی۔ بعدازاں ۲۰۰۰ء میں دینی تعلیم کا معروف ادارہ مدرسہ ابن عباسؓ کی بنیاد رکھی، جس میں ابتدا سے ہی عربی زبان میں تعلیم دی جاتی ہے۔آپ کے قائم کردہ تمام اداروں میں عربی درس وتدریس اور تعلیم وتعلم کا شاندار نظام رائج ہے۔اس کے بعد چھوٹے بچوں کی عربی تعلیم کے لیے روضہ عائشہ کے نام سے ادارہ قائم کیا جو اپنی نوعیت کا منفرد اور کئی خصوصیات پر مشتمل ہے۔اس دوران بھی آپ تبلیغی اسفار اور تبلیغی محنت میں مشغول رہے۔تقریباً آدھی دنیا سے زائد ممالک میں اسفار فرمائے۔دینی ودرسی کتب کا معروف اشاعتی ادارہ مکتبۃ البشریٰ قائم کیا، جس نے اشاعتی دنیا میں ایک انقلاب برپا کیا اور آج بھی اس ادارے کی شائع کردہ دینی کتب پاکستان سمیت بیرون دنیا کے کئی ممالک میں مقبول ومعروف ہیں۔

حضرت ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ نے اپنا اصلاحی تعلق سلسلہ قادریہ کی معروف روحانی وعلمی شخصیت امام الاولیاء شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ سے ساٹھ کی دہائی میں قائم کیا، اپنے شیخ کی رحلت کے بعد ان کے فرزند مولانا عبیداللہ انور مرحوم سے تصوف کا سلسلہ جاری رکھا، بعدازاں شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمہ اللہ سے اور پھر کافی عرصہ مدینہ منورہ میں حضرت مولانا سعید احمد خان صاحب رحمہ اللہ کی صحبت میں گزارا۔

حضرتؒ کی نمازِ جنازہ مدرسہ ابن عباسؓ کے قریب وسیع گراؤنڈ میں ادا کی گئی، جس میں ہزاروں افراد نے شرکت کی، جگہ کی تنگی کے باعث بڑی تعداد ٹریفک میں ہجوم کی وجہ سے نماز جنازہ میں شرکت سے رہ گئی، حضرت کی وصیت کے مطابق سوسائٹی قبرستان طارق روڈ میں اپنے والد، والدہ اور حضرت مفتی حسن صاحب رحمہ اللہ بانی جامعہ اشرفیہ لاہور خلیفہ مجاز حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے پہلو میں تدفین عمل میں لائی گئی۔آپ کی نماز جنازہ میں علماء، طلبہ، مدارس کے مہتممین، اکابر علماء، تبلیغی مشائخ کے علاوہ ہزاروں مسلمانوں نے شرکت کی۔

محترم جناب الحاج بھائی عبداللطیف صاحب اور جناب سید انوارالحسن صاحب کی معیت میں راقم الحروف نے حضرت ڈاکٹر صاحب کے مدرسہ سیدہ عائشہ للبنات میں تعزیت مسنونہ کی غرض سے حاضری دی، محترم حضرت مولانا محمد بلال صاحب اوران کے دوسرے رفقاء سے تعزیت کا اظہار کیا اور دعائے مغفرت کی۔اللہ تعالیٰ حضرت کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور آپ کے لگائے گئے باغ کو خوب ترقیات سے نوازے اور آپ کے متعلقین کو آپ کے مشن کو جاری وساری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین بجاہ سید المرسلین۔تمام قارئین سے حضرت ڈاکٹر صاحب کے لیے ایصالِ ثواب کی درخواست ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہٖ سیدنا محمد وعلی آلہٖ وصحبہٖ أجمعین

سیرت

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مفتی صہیب احمد قاسمی

رسولِ کائنات، فخرِ موجودات، محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو خالق ارض وسما رب العلیٰ نے نسلِ انسانی کے لیے نمونہ کاملہ اور اسوۂ حسنہ بنایا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کو فطری طریقہ قرار دیا ہے۔ محسن انسانیت صلوات اللہ علیہ وسلامہ کے معمولات زندگی ہی قیامت تک کے لیے شعار و معیار ہیں، یہی وجہ ہے کہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر گوشہ تابناک اور ہر پہلو روشن ہے، یومِ ولادت سے لے کر روزِ رحلت تک کے ہر ہر لمحہ کو قدرت نے لوگوں سے محفوظ کرا دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر ادا کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے متوالوں نے محفوظ رکھا ہے اور سند کے ساتھ تحقیقی طور پر ہم تک پہنچایا ہے، لہٰذا سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جامعیت و کملیت ہر قسم کے شک وشبہ سے محفوظ ہے، دنیائے انسانیت کسی بھی عظیم المرتبت ہستی کے حالات زندگی، معمولات زندگی، انداز و اطوار، مزاج و رجحان، حرکات و سکنات، نشست و برخاست اور عادات وخیالات اتنے کامل و مدلل طریقہ پر نہیں ہیں جس طرح کہ ایک ایک جزئیہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تحریری شکل میں دنیا کے سامنے ہے یہاں تک کہ آپ سے متعلق افراد اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق اشیاء کی تفاصیل بھی سند کے ساتھ سیرت و تاریخ میں ہر خاص و عام کو مل جائیں گی۔

اس لیے کہ اس دنیائے فانی میں ایک پسندیدہ کامل زندگی گزارنے کے لیے اللہ رب العزت نے اسلام کو نظامِ حیات اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو نمونۂ حیات بنایا ہے۔ وہی طریقہ اسلامی طریقہ ہوگا جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے قولاً، فعلاً منقول ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ سنت کہلاتا ہے اور آپ نے فرمایا ہے: ''من رغب عن سنتي فليس مني'' جس نے میرے طریقے سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں ہے۔

عبادات و طاعات سے متعلق آپ کی سیرت طیبہ اور عادات شریفہ پر برابر لکھا اور بیان کیا جاتا رہتا ہے۔ دنیا میں ہر لمحہ، ہر آن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکرِ خیر کہیں نہ کہیں ضرور ہوگا آپ کی سیرت سنائی اور بتائی جاتی رہے گی پھر بھی سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا عنوان پُرانا نہیں ہوگا یہی معجزہ ہے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور یہی تفسیر ہے ''ورفعنا لک ذکرک'' کی۔

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کی دنیا و آخرت میں کامیابی وسرفرازی کا عنوان اتباع سنت ہے یہی اتباع ہر دور، ہر زمانہ میں سربلندی اور خوش نصیبی کی کنجی ہے۔ اگر کسی کو عہدِ رسالت نہ مل سکا تو پھر ان کے لیے عہدِ صحابہ معیارِ عمل ہے کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی پاکیزہ جماعت سیرۃ النبی کا عملی پیکر ہے، ہر طرح سے پرکھنے جانچنے کے بعد ان کو نسلِ انسانی کے ہر طبقہ کے واسطے ایمان وعمل کا معیار بنایا گیا ہے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تربیت فرمائی ہے اور اللہ رب العالمین نے ان کے عمل و کردار، اخلاق واطوار، ایمان واسلام اور توحید وعقیدہ، صلاح وتقویٰ کو بار بار پرکھا پھر اپنی رضا و پسندیدگی سے ان کو سرفراز فرمایا، کہیں فرمایا ''اولئک الذین امتحن اللہ قلوبھم للتقوی'' کہ یہی لوگ ہیں جن کے دلوں کے تقویٰ کو اللہ نے جانچا ہے، کہیں فرمایا ''آمنوا کما آمن الناس'' کہ اے لوگو! ایسے ایمان لاؤ، جیسا کہ محمد کے صحابہ ایمان لائے ہیں تو کہیں فرمایا: ''اولئک ھم الراشدون'' یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

یہ سب اس لیے کہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا عکس جمیل تھے ان کی عبادات میں ہی نہیں بلکہ چال ڈھال میں بھی سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نور جھلکتا تھا یہی سبب ہے کہ خود رسولِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم'' (ترمذی) میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں جن سے بھی اقتداء و

محبت کا تعلق جمالو گے ہدایت پا جاؤ گے۔

چونکہ صحرا، جنگل میں سفر کرنے کے لیے سمت معلوم کرنے کے لیے ستاروں کی رہنمائی حاصل کی جاتی ہے اسی لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو ستاروں سے تشبیہ دی گئی ہے کہ وہ نفوس قدسیہ شرک وکفر کے صحراء میں مینارۂ ایمان ہیں۔

زیرِ نظر مضمون میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چند خاص گوشوں کو موضوع بنایا گیا ہے جو آپ کے تربیت یافتہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بیان کردہ ہیں، مختصر طور پر ہر اس پہلو کو ذکر کرنے کی کوشش کی ہے۔ جس کو عادتاً کم بیان کیا جاتا ہے۔

ولادت شریف اور حلیہ مبارکہ صلی اللہ علیہ وسلم: ۹ یا ۱۲ ربیع الاوّل عام الفیل کو آپ نے شکمِ مادر سے تولد فرمایا۔ شمائلِ ترمذی حلیہ مبارکہ بیان کرنے کا سب سے مستند و جامع ذریعہ ہے جس کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر فرمایا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قد، سرخی مائل، سفید گورا رنگ، سرِ اقدس پر سیاہ ہلکے گھنگھریالے ریشم کی طرح ملائم انتہائی خوبصورت بال جو کبھی شانہ مبارک تک دراز ہوتے تو کبھی گردن تک اور کبھی کانوں کی لو تک رہتے تھے۔

رخِ انور اتنا حسین کہ ماہِ کامل کے مانند چمکتا تھا، سینۂ مبارک چوڑا، چکلا کشادہ، جسم اطہر نہ دبلا نہ موٹا انتہائی سڈول چکنا کہیں داغ دھبہ نہیں، دونوں شانوں کے بیچ پشت پر مہرِ نبوت کبوتر کے انڈے کے برابر سرخی مائل ابھری کہ دیکھنے میں بے حد بھلی لگتی تھی، پیشانی کشادہ بلند اور چمکدار، ابروئے مبارک کمان دار غیر پیوستہ، دہن شریف کشادہ، ہونٹ یاقوتی مسکراتے تو دندانِ مبارک موتی کے مانند چمکتے، دانتوں کے درمیان ہلکی ہلکی درازیں تھیں بولتے تو نور نکلتا تھا سینہ پر بالوں کی ہلکی لکیر ناف تک تھی باقی پیکر بالوں سے پاک تھا۔

صحابہ کرامؓ کا اتفاق ہے کہ آپ جیسا خوبصورت نہیں دیکھا گیا۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ شاعرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں وہ اپنے نعتیہ قصیدے میں نقشہ کھینچتے ہیں:

واحسن منک لم ترقط عینی
واجمل منک لم تلد النساء
خلقت مبرءًا من کل عیب
کانک قد خلقت کما تشاء

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسین مرد میری آنکھوں نے کبھی نہیں دیکھا اور آپ سے زیادہ خوبصورت مرد کسی عورت نے نہیں جنا، آپ ہر قسم کے ظاہری وباطنی عیب سے پاک پیدا ہوئے گویا آپ اپنی حسب مرضی پیدا ہوئے ہیں۔"

نہ کبھی آپ چیخ کر بات کرتے تھے نہ قہقہہ لگاتے تھے نہ شور کرتے تھے نہ چلّا کر بولتے تھے، ہر لفظ واضح بولتے جب مجمع سے مخاطب ہوتے تو تین بار جملہ کو بالکل صاف صاف دہراتے تھے انداز کلام باوقار، الفاظ میں حلاوت کہ بس سنتے رہنے کو دل مشتاق، لبوں پر ہمہ دم ہلکا سا تبسم جس سے لب مبارک اور رخِ انور کا حسن بڑھ جاتا تھا راہ چلتے تو رفتار ایسی ہوتی تھی گویا کسی بلند جگہ سے اتر رہے ہوں نہ دائیں بائیں مڑ مڑ کر دیکھتے تھے نہ گردن کو آسمان کی طرف اٹھا کر چلتے تھے تواضع کی باوقار مردانہ خوددارانہ رفتار ہوتی، قدمِ مبارک کو پوری طرح رکھ کر چلتے تھے کہ نعلین شریفین کی آواز نہیں آتی تھی۔

ہاتھ اور قدم ریشم کی طرح ملائم گداز تھے اور قدم پُر گوشت، ذاتی معاملہ میں کبھی غصہ نہیں ہوتے تھے، اپنا کام خود کرنے میں تکلف نہ فرماتے تھے کہ کوئی مصافحہ کرتا تو اس کا ہاتھ نہیں چھوڑتے تھے جب تک وہ الگ نہ کرلے جس سے گفتگو فرماتے پوری طرح اس کی طرف متوجہ ہوتے کوئی آپ سے بات کرتا تو پوری توجہ سے سماعت فرماتے تھے، پھر بھی ایسا رعب تھا کہ صحابہ کرام کو گفتگو کی ہمت نہ ہوتی تھی ہر فرد یہی تصور کرتا تھا کہ مجھ کو ہی سب سے زیادہ چاہتے ہیں۔

دعوت وتبلیغ کا آغاز: تاجِ رسالت اور خلعت نبوت سے سرفراز ہونے کے بعد رحمۃ للعالمین خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے سماج ومعاشرہ کو ایمان وتوحید کی دعوت دی جو گلے گلے تک شرک وکفر کی دلدل میں گرفتار تھا، ضلالت وجہالت کا شکار تھا انسانیت، شرافت مفقود تھی، درندگی اور حیوانیت کا راج تھا ہر طاقتور فرعون بنا ہوا تھا۔ قتل وغارت گری کی وبا ہر سُو عام تھی، نہ عزت محفوظ، نہ عصمت محفوظ، نہ عورتوں کا کوئی مقام، نہ غریبوں کے لیے کوئی پناہ، شراب پانی کی طرح بہائی جاتی تھی، بے حیائی اپنے عروج پر تھی، روئے زمین پر وحدانیت حق کا کوئی تصور نہ تھا، خود غرضی، مطلب پرستی کا دور دورہ تھا، چوری، بدکاری اپنے عروج پر تھی اور ظلم وستم ناانصافی اپنے شباب پر تھی خدائے واحد کی پرستش کی جگہ معبودانِ باطل کے سامنے پیشانیاں جھکتی تھیں، نفرت وعداوت کی زہریلی فضا انسان کو انسان سے دور کرچکی تھی، انسانیت آخری سانس لے رہی تھی معاشرہ سے شرک کا تعفن اٹھ رہا تھا۔ کفر کی نجاست سے قلوب بدبودار ہوچکے تھے اس دور کا

انسان قرآن کریم کے مطابق جہنم کے کنارے کھڑا تھا، ہلاکت سے دوچار ہونے کے قریب کہ رحمت حق کو رحم آیا اور کوہِ صفا سے صدیوں بعد انسانیت کی بقا کا اعلان ہوا کہ: ”یاآیھا الناس قولوا لا الٰہ الا اللّٰہ تفلحوا“ اے لوگو! لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ پر ایمان لاؤ فلاح وصلاح سے ہمکنار رہو گے۔ یہ آواز نہیں تھی بلکہ ایوان باطل میں بجلی کا کڑکا تھا۔

وہ بجلی کڑکا تھا یا صوتِ ہادی
عرب کی زمیں جس نے ساری ہلادی

یہی آوازِ حق ایک عظیم الشان انقلاب کی ابتداء تھی جس نے دنیائے انسانیت کی تاریخ بدل دی۔ یہ اعلان توحید کی حیات نو کا پیغام تھا جس نے مردہ دل عربوں میں زندگی کی نئی روح پھونک دی اور پھر دنیا نے وہ منظر دیکھا جس کا تصور بھی نہ تھا کہ قاتل عادل بن گئے، بت پرست بت شکن بن گئے، ظلم وغضب کرنے والے حق پرست اور رحم دل بن گئے، سیکڑوں معبودانِ باطل کے سامنے جھکنے والی پیشانیاں خدائے واحد کے سامنے سرنگوں ہوگئیں، عورتوں کو جانور سے بدتر جاننے والے قطع رحمی اور کمزوروں پر ستم ڈھانے والے عورتوں کے محافظ، صلہ رحمی کے خوگر اور کمزوروں کا سہارا بن گئے، نفرت وعداوت کا آتش فشاں سرد ہوگیا۔ محبت و اخوت کی فصلِ بہاراں آگئی، راہزن راہبر اور ظالم عدل وانصاف کے پیامبر بن گئے۔

جو نہ تھے خود راہ پر اوروں کے ہادی بن گئے
کیا نظر تھی جس نے مُردوں کو مسیحا کردیا

پھر دنیا نے دیکھا کہ ایک اُمّی لقب اعلیٰ نسب رسول کے فداکاروں نے ایمان وتوحید کی تاریخ مرتب کرڈالی، عدل ونصاف کے لازوال نقوش چھوڑے، وحدت مساوات کی لافانی داستان رقم کردی، فتوحات کی انوکھی تاریخ لکھ دی جہانبانی وحکمرانی کے مثالی اصول مرتب کیے، عفت وپاکدامنی کا ریکارڈ چھوڑ گئے، وفاداری، فداکاری کی انمٹ تحریر رقم کی، عظمت ورفعت کی ان بلندیوں پر پہنچے جہاں سے اونچا مقام صرف انبیاء ومرسلین کو نصیب ہوسکتا ہے، ایسا انقلاب دنیا نے کب دیکھا تھا اور کہاں سنا تھا۔

صبرواستقامت: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت حق اور اعلانِ توحید کی راہ میں اپنے ہی لوگوں کے ایسے ایسے مصائب وآلام دیکھے کہ کوئی اور ہوتا تو ہمت ہار جاتا مگر آپ صبر واستقامت کے کوہِ گراں تھے، دشمنانِ اسلام نے قدم قدم پر آپ کو ستایا، جھٹلایا، بہتان لگایا، مجنون ودیوانہ کہا، ساحرو کاہن کا لقب دیا، راستوں میں کانٹے بچھائے، جسم اطہر پر غلاظت ڈالی، لالچ دیا، دھمکیاں دیں، اقتصادی ناکہ بندی اور سماجی مقاطعہ کیا، آپ کے شیدائیوں پر ظلم وستم اور جبر واستبداد کے پہاڑ توڑے، نئے نئے لرزہ خیز عذاب کا جہنم کھول دیا کہ کسی طرح حق کا قافلہ رک جائے، حق کی آواز دب جائے، مگر دورِ انقلاب شروع ہوگیا تھا توحید کا نعرہ بلند ہوچکا تھا، اس کو غالب آنا تھا۔

”یریدون لیطفؤا نور اللّٰہ بافواھھم واللّٰہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون۔“(القرآن)

”کفار چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور (ایمان واسلام) کو اپنی پھونکوں سے بجھادیں اور اللہ پورا کرنے والا ہے اپنے نور کو اگرچہ کفار اس کا ناپسند کریں۔“

خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے: ”ابتلاء وآزمائش میں جتنا مجھ کو ڈالا گیا کسی اور کو نہیں ڈالا گیا۔“ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ پر جتنے مظالم ڈھائے گئے کسی اور امت میں نہیں ڈھائے گئے۔

ہجرتِ مبارکہ: جب مکہ کی سرزمین آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرامؓ پر بالکل تنگ کردی گئی تب بحکم الٰہی آپ نے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی اور صحابہ کرامؓ نے اللہ کے لیے اپنے گھر بار، آل واولاد، زمین وجائداد سب کو چھوڑ چھاڑ کر حبشہ ومدینہ کا رخ کیا، پہلی ہجرت صحابہ کے ایک گروہ نے حبشہ کی طرف کی تھی، پھر جب آپ مدینہ تشریف لے گئے تو مدینہ اسلام مولانا کا مرکز بن گیا، ہجرت رسول کے بارے میں مفکر اسلام مولانا علی میاں ندویؒ کا یہ جامع اقتباس بہت ہی معنویت رکھتا ہے کہ ہجرت کس جذبہ کا نام ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کتنی زبردست قربانی دی تھی۔

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس ہجرت سے سب سے پہلی بات یہ ثابت ہوتی ہے کہ دعوت اور عقیدہ کی خاطر ہر عزیز اور ہر مانوس و مرغوب شئے اور ہر اس چیز کو جس سے محبت کرنے، جس کو ترجیح دینے اور جس سے بہرصورت وابستہ رہنے کا جذبہ انسان کی فطرت سلیم میں داخل ہے، بے دریغ قربان کیا جاسکتا ہے، لیکن ان دونوں اوّل الذکر چیزوں (دعوت وعقیدہ) کو ان میں سے کسی چیز کے لیے ترک نہیں کیا جاسکتا۔“ (نبیٔ رحمت) اور ہجرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی پیغام آج بھی مسلمانوں کے سامنے ہے کہ ایمان وعقیدہ اور دعوت وتبلیغ کسی بھی صورت میں

ترک کرنا گوارہ نہ کریں یہی دونوں تمام دنیوی و اخروی عزت وکامیابی کا سرچشمہ ہے۔

غزوات وسرایا: ہجرتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک طرف آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت اسلام کی تحریک میں کشادہ میدان اور مخلص معاون افراد ملے جس کے باعث قبائل عرب میں تیزی سے اسلام پھیلنے لگا تو دوسری جانب مشرکین مکہ اور یہود مدینہ کی برپا کردہ لڑائیوں کا سامنا بھی تھا۔ مکہ میں مسلمان کمزور اور بے قوت و طاقت تھے، اس لیے ان کو صبر و استقامت کی تاکید وتلقین تھی مدینہ میں مسلمانوں کو وسعت وقوت حاصل ہوئی اور اجتماعیت و مرکزیت نصیب ہوئی اللہ تعالیٰ نے دشمنوں سے لڑنے اور ان کو منہ توڑ جواب دینے کی اجازت عطا فرمائی اور غزوات وسرایا کا سلسلہ شروع ہوا، جو اہم غزوات پیش آئے یہ ہیں:

(۱) غزوۂ بدر ۲ھ میں مومنین ومشرکین مکہ کے درمیان میدانِ بدر میں سب سے پہلا غزوہ پیش آیا جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سپہ سالاری میں تین سو تیرہ مجاہدین نے مشرکین کے ایک ہزار ہتھیار بند لشکر کو ہزیمت سے دوچار کیا اور ابوجہل، شیبہ، عتبہ سمیت ستر (۷۰) سردارانِ قریش مارے گئے اور ستر گرفتار ہوئے اسی سے مسلمانوں کی دھاک قبائل عرب پر نقش ہوگئی۔

(۲) غزوۂ اُحد، ۳ھ شوال میں یہ غزوہ ہوا مسلمان سات سو اور کفار تین ہزار تھے۔

(۳) غزوات ذات الرقاع، ۴ھ میں پیش آیا اسی میں آپ نے صلوٰۃ الخوف ادا فرمائی۔

(۴) غزوۂ احزاب (خندق)، ۵ھ میں ہوا مشرکین مکہ نے قبائل عرب کا متحدہ محاذ بنا کر حملہ کیا تھا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسیؓ کے مشورہ سے مدینہ کے اردگرد چھ کلومیٹر لمبی خندق کھدوائی تھی اسی لیے اس کو غزوۂ خندق بھی کہتے ہیں۔

(۵) غزوۂ بنی المصطلق، ۶ھ میں ہوا اسی میں منافقین نے حضرت عائشہؓ پر تہمت لگائی تھی۔

(۶) صلحِ حدیبیہ، ۶ھ میں ہوئی جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کا ارادہ فرمایا تھا اور چودہ سو صحابہ کرام کے ساتھ روانہ ہوئے تھے کہ مشرکین مکہ نے حدیبیہ کے مقام پر روک دیا اور وہیں صلح ہوئی کہ آئندہ سال عمرہ کرسکتے ہیں۔ (پوری تفصیل کتابوں میں دیکھی جائے)۔

(۷) غزوۂ خیبر، ۷ھ میں پیش آیا یہ یہودیوں سے آخری غزوہ تھا اس سے قبل غزوۂ بنو نضیر اور غزوۂ بنو قریظہ میں یہودیوں کو جلاوطن اور قتل کیا گیا تھا۔

(۸) غزوۂ تبوک، ۹ھ میں پیش آیا، ہرقل سے مقابلہ تھا، دور کا سفر تھا شام جانا تھا، گرمی کا زمانہ تھا اس لیے خلاف عادت آپ نے اس غزوہ کا اعلان فرمایا، چندہ کی اپیل کی، صحابہ کرامؓ نے دل کھول کر چندہ دیا اور تیس ہزار کا عظیم الشان لشکر لے کر آپ تبوک روانہ ہوئے، مگر ہرقل بھاگ گیا اور آپ مع صحابہؓ واپس بخیریت مدینہ تشریف لائے اس غزوہ میں بھی بہت سے اہم واقعات پیش آئے جن کی ایک ایک تفصیل سیر کی کتابوں میں درج ہے۔ ان غزوات کے علاوہ بہت سے سرایا صحابہ کرام کی سرکردگی میں مختلف مواقع پر روانہ فرمائے۔ (جاری ہے)

ختم نبوت کانفرنس، جہانیاں منڈی

جامع مسجد بلال ماڈل ٹاؤن میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا محمد عدنان نے سرانجام دیئے۔ صدارت حاجی محمد اسحاق مغل نے کی۔ نعتیہ کلام مولانا بشیر احمد، محمد ابن الیاس، مولانا عبدالمالک شاکر، عبدالشکور برادران نے پیش کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان ڈویژن کے مبلغ مولانا محمد وسیم اسلم، جہانیاں کے امیر مولانا محمد الیاس، خانیوال کے مبلغ مولانا عبدالستار گورمانی، مرکزی مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، وفاق المدارس العربیہ جنوبی پنجاب کے مسؤل، جامعہ فاروقیہ شجاع آباد کے مہتمم وشیخ الحدیث مولانا زبیر احمد صدیقی مدظلہ کے بیانات ہوئے۔ مقررین نے اپنے بیانات میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت، قادیانیت کی ملک وملت دشمنی، عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے سلسلہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات پر روشنی ڈالی، علمائے کرام نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو ہر زمانہ میں عالمی و روحانی شخصیات کی قیادت حاصل رہی ہے۔ گزشتہ تین تحریکوں ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا بنیادی کردار رہا ہے۔ جب بھی کسی بدباطن نے ختم نبوت اور ناموس رسالت کے خلاف کوئی بات کی تو مجلس کے قائدین خم ٹھونک کر میدان میں اترے اور ان کا تعاقب کیا۔ علمائے کرام نے کہا کہ آئندہ بھی ایسے دشمنانِ دین کا بھرپور تعاقب کیا جائے گا۔ کانفرنس میں مولانا رب نواز، مولانا محمد اکرم لانگ، قاری محمد انصر، حافظ محمد عدیل کمبوہ نے خصوصی شرکت کی۔ (مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

’’صُوَرٌ مِنْ حَيَاةِ الصَّحابة‘‘

زندگیاں صحابہ رضی اللہ عنہ کی

ردیفِ رسول حضرت عُقبہ بن عامر جُہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

’’جو شخص پیروی کرنا چاہے، اسے ان لوگوں کی پیروی کرنی چاہیے جو وفات پا چکے ہیں۔ اس لئے کہ آدمی جب تک زندہ رہتا ہے، اس کے فتنے میں پڑنے اور دین حق سے ہٹ جانے کا خطرہ رہتا ہے۔ وہ لوگ جن کی پیروی کرنی ہے؛ اصحابِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، وہ لوگ اس امت کے افضل ترین افراد تھے، ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری تھی، وہ دین کا گہرا علم رکھتے تھے، اور تکلف سے دور تھے، ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی صحبت اور اپنے دین کی اقامت کے لیے منتخب فرمایا تھا۔ مسلمانو! تم ان کا مقام پہچانو، ان کے پیچھے چلو اور ان کے اخلاق وسیرت کو حتی الامکان مضبوطی سے پکڑو، اس لیے کہ وہ لوگ صراطِ مستقیم اور اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی راہِ ہدایت پر تھے۔‘‘ (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

تصنیف: ڈاکٹر عبدالرحمٰن رأفت پاشا مرحوم (مصر)

مترجم: مولانا اقبال احمد قاسمی، یوکے اسلامک مشن

یہ ہیں رسولِ خدا جو ایک طویل انتظار اور شدید بے چینی کے بعد یثرب کے بالائی حصے سے نمودار ہو رہے ہیں اور اُدھر مدینہ منورہ کے باشندے ہیں جو نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے رفیق حضرت ابوبکر صدیقؓ کی ملاقات کی خوشی میں اپنے گھروں کے دروازوں اور مکانوں کی چھتوں پر اکٹھا ہو رہے ہیں اور ان کے ہونٹوں پر تہلیل وتکبیر کے سرمدی کلمات مچل رہے ہیں اور اس طرف مدینہ منورہ کی کم سن اور بھولی بھالی بچیاں اپنے ہاتھوں میں دف اور آنکھوں میں شوقِ انتظار لئے نکل پڑی ہیں۔ ان کے لبوں پر خیر مقدمی نغمات ہیں، جنہیں وہ ایک ساتھ مل کر بار بار دہرا رہی ہیں:

طَلَعَ البدر علینا

من ثنیات الوداع

وجب الشکر علینا

مادعٰی للہ داع

ترجمہ: ’’ثنیۃ الوداع کی گھاٹیوں سے طلوع ہو کر ماہِ کامل ہمارے سامنے آ گیا، جب تک بلانے والا اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا رہے ہمارے اوپر اس کا شکر واجب ہے۔‘‘

اور یہ رہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جلوس جو دو رویہ صف بستہ کھڑے ہوئے لوگوں کے درمیان سے گزرتا ہوا نہایت سبک خرامی اور نرم روی کے ساتھ آگے بڑھتا چلا آ رہا ہے۔ جس کو مشتاق روحوں اور پُرشوق دلوں نے اپنی گھیرے میں لے رکھا ہے، جس کے اوپر اشک ہائے مسرت ونشاط کے گہر ہائے آبدار اور تبسم ہائے سرور و انبساط کے گلہائے مشکبار نچھاور کئے جا رہے ہیں۔

لیکن حضرت عقبہ ابن عامر جہنیؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس جلوس کا مشاہدہ نہ کر سکے۔ وہ آپ کے استقبال کی سعادت سے محروم رہ گئے۔ یہ محرومی ان کے حصے میں اس لئے آئی کہ وہ اپنی بکریوں کو لے کر انہیں چرانے کے لئے وادیوں کی طرف نکل گئے تھے، کیونکہ بھوک و پیاس کی وجہ سے ان کے ہلاک ہو جانے کا اندیشہ تھا۔ جب کہ یہ چند بکریاں ہی ان کا کُل سرمایہ تھیں جو دنیا کے متاعِ فانی میں سے ان کے زیر ملکیت تھا۔

فرحت و سرور کی وہ کیف پرور فضا جو مدینہ پر چھائی ہوئی تھی، بہت جلد اس کی دُور و قریب کی وادیوں تک عام ہو گئی، سارے کہسار و بیابان اس کی ضیاباریوں سے جگمگا اٹھے اور اس کی خوشخبریاں حضرت عقبہ ابن عامر جہنیؓ کے کانوں تک بھی پہنچ گئیں، حالانکہ وہ مدینہ سے دُور وسیع میدانوں میں اپنی بکریاں چراتے پھر رہے تھے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی ملاقات کیسے اور کن حالات میں ہوئی۔ اس کی تفصیل ہم انہیں کے الفاظ میں ہدیۂ قارئین کر رہے ہیں:

’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو میں اس وقت اپنی بکریوں میں تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری کی خبر جیسے ہی مجھے ملی، میں نے بکریوں کو وہیں چھوڑا اور بلا تاخیر

آپ ﷺ سے ملنے کے لئے مدینہ روانہ ہوگیا اور بارگاہِ نبوی میں پہنچ کر عرض کیا: ''اللہ کے رسول! آپ میری بیعت قبول فرمائیں گے؟''

تم کون ہو؟ آپ ﷺ نے پوچھا۔

''عقبہ ابن عامر جہنی'' میں نے جواب دیا۔

کون سی بیعت تمہیں پسند ہے: تم بیعت اعرابیہ کرو گے یا بیعت ہجرت؟ آپ ﷺ نے پوچھا۔

''بیعت ہجرت'' میں نے جواباً عرض کیا۔

اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے بھی انہیں باتوں پر بیعت کی جن پر اورمہاجرین سے لی تھی۔ پھر میں آپ ﷺ کی خدمت میں ایک رات گزار کر واپس اپنی بکریوں میں آ گیا۔

ہم لوگ کُل بارہ آدمی تھے، جو اسلام لانے کے بعد اپنی بکریاں چرانے کے لئے مدینہ منورہ سے دُور.... وادیوں میں اقامت گزین تھے.... ایک دن ہمارے ایک ساتھی نے کہا: ''اگر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دین سیکھنے اور ان کے اوپر آسمان سے نازل ہونے والی وحی کو سننے کے لئے باری باری خدمت اقدس میں حاضری نہ دے سکیں تو ہمارے اندر خیر کی کوئی بات نہ ہوگی۔ مناسب یہ ہے کہ روزانہ ہم میں سے ایک آدمی یثرب جائے اور اپنی بکریاں باقی ساتھیوں کی حفاظت میں چھوڑ جائے۔''

میں نے کہا کہ: ''تم لوگ یکے بعد دیگرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور ہر جانے والا اپنی بکریاں میرے حوالے کر جایا کرے..... میں اپنی بکریوں کے بارے میں بہت محتاط رہتا تھا اور انہیں کسی کے سپرد کر جانا مجھے گوارا نہ تھا۔

اس کے بعد سے روزانہ صبح کو میرا ایک ساتھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاتا اور اس کی بکریوں کو چرانے کی ذمہ داری میں انجام دیتا اور واپسی پر میں وہ تمام باتیں اس سے پوچھ کر معلوم کر لیتا جو وہاں سے سن کر اور دیکھ کر آتا تھا۔

لیکن چند روز کے بعد میں نے اپنے آپ سے کہا:

''تمہارا بُرا ہو، کیا تم ان چند حقیر سی بکریوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور ان سے براہِ راست اور بالمشافہ دین سیکھنے پر ترجیح دینا چاہتے ہو؟'' پھر میں اپنی بکریوں سے کنارہ کش ہو کر مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوگیا تا کہ وہاں پہنچ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زیر ہمسائیگی مسجد نبوی میں قیام کروں۔''

حضرت عقبہؓ ابن عامر جہنی جس وقت یہ اہم فیصلہ کر رہے تھے، اس وقت ان کے دل میں یہ بات کھٹکی بھی نہ ہوگی کہ چند سال گزرنے کے بعد وہ اکابر علما، صحابہ کرامؓ میں سے ایک زبردست عالم، بڑے قرأ میں سے ایک مشہور قاری، عظیم فاتحین میں سے ایک نامور فاتح اور قابل ذکر والیانِ اسلام میں سے ایک کامیاب والی ہو جائیں گے اور جب وہ اپنی بکریوں سے کنارہ کشی اختیار کر کے خدا اور اس کے رسول کی طرف جا رہے تھے تو ان کے حاشیۂ خیال میں بھی یہ بات نہ آئی ہوگی کہ وہ ام الدنیا ..... دمشق.... کو فتح کرنے والے لشکر کا ہراول دستہ ہوں گے اور اس کے سرسبز وشاداب باغات کے درمیان باب توما کے پاس اپنے لئے ایک شاندار محل تعمیر کروائیں گے نیز وہ اس بات کا تصور بھی نہیں کر سکتے تھے کہ وہ دنیا کے سبز نگینہ اور اس کے والی.... مصر.... کو فتح کرنے والی فوج کے قائدین میں سے ایک قائد ہوں گے اور وہاں جبل مقطم کی جڑ میں ایک خوبصورت مکان بنوائیں گے۔ یہ ساری باتیں مستقبل کے سینے میں پوشیدہ تھیں اور خدائے تعالیٰ کے سوا کوئی بھی انہیں نہیں جانتا تھا۔

مدینہ منورہ آ کر حضرت عقبہ ابن عامرؓ نے مستقل طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کر لی، وہ سائے کی طرح ہمیشہ آپ ﷺ کے ساتھ رہتے۔ آپ ﷺ جہاں کہیں تشریف لے جاتے، آپ ﷺ کی خچر کی لگام ان کے ہاتھ میں ہوتی۔ آپ ﷺ جدھر بھی رخ کرتے، وہ ہمیشہ آپ ﷺ کے آگے آگے چلتے اور بسا اوقات آپ ﷺ انہیں اپنی سواری پر اپنے پیچھے بٹھا لیتے تھے، جس کی وجہ سے وہ ''ردیفِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم'' کے لقب سے پکارے جانے لگے۔ بارہا ایسا بھی ہوتا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم خود اپنی سواری سے اتر جاتے تا کہ وہ سوار ہو جائیں اور آپ ﷺ خود پا پیادہ چلیں خود ان کا بیان ہے کہ:

''ایک مرتبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر کی لگام تھامے مدینہ کے ایک بن میں آپ ﷺ کے آگے چل رہا تھا۔ آپ ﷺ نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: ''عقبہ! کیا تم سوار نہیں ہو گے؟''

میرے دل میں آیا کہ کہہ دوں ’’نہیں‘‘ مگر پھر اس خوف سے کہ کہیں اس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی نہ ہوجائے، میں کہا:

’’جی ہاں! اے اللہ کے نبی۔‘‘

تب آپ ﷺ اپنے خچر سے نیچے اتر آئے اور میں امتثالِ امر کے طور پر سوار ہوگیا.... اور آپ ﷺ پیدل چلنے لگے۔ تھوڑی دیر کے بعد میں نیچے اتر آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوگئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

’’عقبہ! میں تم کو دو بے مثل سورتیں بتاؤں؟‘‘

میں نے عرض کیا: ’’جی ہاں، اے اللہ کے رسول! ضرور بتائیں۔‘‘

تب آپ ﷺ نے مجھے: ’’قل اعوذ برب الفلق‘‘ اور ’’قل اعوذ برب الناس‘‘ پڑھائیں۔ اس کے بعد جب نماز کھڑی ہوئی تو آپ ﷺ نے امامت فرمائی اور انہیں دونوں سورتوں کو اس نماز میں پڑھا اور مجھ سے فرمایا:

’’سونے سے پہلے اور نیند سے بیدار ہونے کے بعد ان دونوں سورتوں کو ضرور پڑھ لیا کرو۔‘‘

’’اس کے بعد سے میں زندگی بھر اس وظیفے پر عمل پیرا رہا۔‘‘

حضرت عقبہ بن عامر جہنیؓ نے صرف دو چیزوں علم اور جہاد، پر اپنی تمام توجہ مرکوز کردی تھی اور اپنی تمام ظاہری اور باطنی صلاحیتوں کو ان کے لئے وقف کردیا تھا۔ علم وعمل کے گہرے اور میٹھے چشمے، ....چشمۂ نبوت..... سے خوب خوب سیراب ہوئے، اور مختلف اصناف علم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسبِ فیض کیا۔ حتی کہ قرآن و حدیث، فقہ و فرائض، ادب و فصاحت اور شعر و شاعری میں درجۂ کمال کو پہنچ گئے۔

حضرت عقبہؓ نہایت خوش گلو شخصیت تھے۔ قرآن نہایت خوش الحانی اور ترتیل کے ساتھ پڑھتے تھے۔ جب رات کا سناٹا چھا جاتا اور فضا پُرسکون اور خاموشی کی چادر تن جاتی تو یہ کتاب اللہ کی طرف متوجہ ہوجاتے اور اس کی آیات کی تلاوت شروع کرتے تو صحابہ کرامؓ ان کی قرأۃ کو سننے کے لئے ہمہ تن گوش ہوجاتے، اس سے بے حد متاثر ہوتے اور خدا کے خوف سے ان کے دلوں میں سوز وگداز ہوجاتا اور ان کی آنکھیں بے تحاشا اشک ریز ہوجاتیں۔

ایک روز حضرت عمر ابن خطابؓ نے ان کو بلایا اور فرمایا کہ: ’’عقبہ! مجھے کچھ قرآن سناؤ۔‘‘ انہوں نے قرآن حکیم کی آیات پڑھنی شروع کیں۔ ایک تو ’’رب السموات والارض‘‘ کا پُر شوکت اور لرزہ براندام کر دینے والا کلام، دوسرے حضرت عقبہ ابن عامرؓ کی پُرسوز اور دل میں اتر جانے والی آواز۔ حضرت عمرؓ بے حد متاثر ہوئے ان کے اوپر بے اختیار گریہ طاری ہوگیا اور روتے روتے ان کی داڑھی آنسوؤں سے بھیگ گئی۔

انتقال کے بعد حضرت عقبہ ابن عامرؓ اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک مصحف چھوڑ گئے تھے، یہ مصحف مصر کی ایک جامع مسجد.... جامع عقبہ ابن عامرؓ.... میں بہت زمانے تک موجود تھا، جس کے آخر میں ’’کتبہ عقبۃ بن عامر الجہنی‘‘ کے الفاظ درج تھے۔

حضرت عقبہ ابن عامرؓ کا یہ مصحف دنیا میں پایا جانے والا قدیم ترین مصحف تھا، لیکن یہ بھی ہمارے دیگر قدیم اور بیش قیمت سرمایوں کی طرح زمانے کی دست بُرد سے نہ بچ سکا۔

اور جہاں تک جولانگاہِ جہاد میں ان کی سرگرمیوں اور کارناموں کا تعلق ہے، تو ہمارے لئے اتنا ہی جان لینا کافی ہے کہ حضرت عقبہ ابن عامرؓ جہنی غزوۂ احد اور اس کے بعد پیش آنے والے تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رہے۔ وہ ان جانبازوں میں سے تھے جنہوں نے فتح دمشق کے موقع پر غیر معمولی شجاعت اور ہمت و مردانگی کا مظاہرہ کیا

انتقالِ پُرملال

دوڑ..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعلق رکھنے والے ہمارے محترم مولانا حکیم محمد صلاح الدین کے والد محترم جناب محمد عمر رحمہ اللہ تقریباً سو سال کی عمر میں طویل علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم اپنے علاقے دوڑ میں جماعت کے سرپرست اور قبائلی سربراہ کی حیثیت سے مقام رکھتے تھے۔ مرحوم نے پسماندگان میں آٹھ بیٹیاں اور تین بیٹے سوگوار چھوڑے، جماعتی احباب مولانا حکیم صلاح الدین کے اس غم میں برابر کے شریک ہیں اور دعاگو ہیں کہ اللہ رب العالمین مرحوم سمیت دیگر تمام مسلمان مرحومین کی کامل مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

اور دشمن کے چھکے چھڑا دیئے اور حضرت ابوعبیدہؓ ابن جراح نے اس کے صلہ میں ان کو اس اعزاز سے نوازا کہ فتحِ دمشق کی خوش خبری انہیں کے ذریعہ امیرالمومنین حضرت عمر ابن خطابؓ کی خدمت میں مدینہ بھجوائی، وہ ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک آٹھ دن سات راتیں کہیں رُکے بغیر تیز رفتاری کے ساتھ سفر کرکے وہاں پہنچے اور حضرت عمرؓ کو فتح عظیم کی خوشخبری سنائی۔

وہ اس لشکرِ اسلام کے قائدین میں سے تھے، جس نے مصر کو فتح کیا تھا اور اس کا بدلہ امیرالمومنین حضرت معاویہؓ ابن ابی سفیان نے یہ دیا کہ انہیں وہاں کا گورنر مقرر کردیا۔ وہ تین سال تک اس عہدے پر فائز رہے۔ پھر حضرت معاویہؓ نے انہیں جہاد کے لئے بحرابیض متوسط میں واقع جزیرہ روڈس (بحرمتوسط میں واقع ایک جزیرہ قبرص کے مغربی اور ترکی کے جنوب مغربی سمت میں ہے) بھیج دیا۔

جہاد سے ان کے شوق تعلق کا یہ عالم تھا کہ انہوں نے جہاد سے متعلق بہت سی احادیث نبویہ کو اپنے سینے میں محفوظ کرلیا تھا اور ان کی روایت خاص طور پر مسلمانوں سے کرتے تھے۔ وہ بڑی جانفشانی اور شوق ودلچسپی کے ساتھ تیراندازی کی مشق کرتے اور اس میں غیر معمولی مہارت پیدا کرنے کی کوشش کرتے۔

جب حضرت عقبہ ابن عامر جہنیؓ مرض الموت میں مبتلا ہوئے اور اس وقت وہ مصر میں تھے تو انہوں نے اپنے لڑکوں کو پاس بلاکر یہ نصیحت کی: ''میرے جگر گوشو! میں تم کو تین باتوں سے روکتا ہوں، ان کی سختی سے پابندی کرنا:

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کبھی کسی غیر ثقہ سے قبول نہ کرنا۔

(۲) کبھی قرض نہ لینا: خواہ تم فقر واحتیاج کے اس درجے تک پہنچ جاؤ کہ تمہیں کمبل اور موٹے جھوٹے کپڑے پہننے پڑیں۔

(۳) اشعار کبھی نہ لکھنا: کہ اس کی مشغولیت کے نتیجے میں تمہارے دل قرآن سے غافل ہوجائیں، اور جب ان کی وفات ہوگئی تو انہیں جبل مقطم کی تلی میں دفن کیا گیا۔ پھر جب لوگ ان کے ترکے کی طرف متوجہ ہوئے تو معلوم ہوا کہ انہوں نے ستر سے اوپر کمانیں چھوڑی ہیں اور ہر کمان کے ساتھ ترکش اور تیر بھی ہیں اور ان کے متعلق یہ وصیت موجود تھی کہ انہیں راہِ خدا میں وقف کردیا جائے۔

اللہ تعالیٰ قاری، عالم اور غازی حضرت عقبہ ابن عامر جہنیؓ کے چہرے کو شاداب رکھے اور انہیں اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے بہترین اجر سے نوازے، آمین۔

☆☆ .... ☆☆

مولانا عبدالسبحان شجاع آبادیؒ

مولانا عبدالسبحانؒ میوات راجستھان سے مہاجر تھے۔ ہجرت کے بعد شجاع آباد کو مسکن بنایا۔ آپ نے اکثر وبیشتر کتب مدرسہ عزیز العلوم شجاع آباد میں مفسر القرآن مولانا عبدالعزیز شجاع آبادیؒ سے پڑھیں۔ استاذ محترم کے ساتھ عشق کی حد تک محبت فرماتے، رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئے، اللہ پاک نے انہیں بیٹا دیا تو اس کا نام ''عبدالعزیز'' استاذ محترم کے نام پر رکھا۔ دورۂ حدیث شریف ۱۳۸۲ھ مطابق ۱۹۶۲ء دارالعلوم کراچی سے پڑھا، آپ کے اساتذۂ حدیث میں مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندیؒ، حضرت مولانا سلیم اللہ خانؒ، حضرت مولانا سحبان محمودؒ، حضرت مولانا عاشق الٰہی برنیؒ جیسی علم وعمل کی جامع شخصیات تھیں، جن کی صحبت نے آپ کو کندن بنادیا۔ تحصیل علم کے بعد کچھ عرصہ اپنی مادر علمی عزیز العلوم میں تدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ راقم کے برادر محترم مولانا خادم حسین عرف خادم اللہ انہیں کے ترغیب دینے پر دینی علوم سے بہرہ ور ہوئے۔ جن کا انتقال ۲۲ر جولائی کو ہوا۔ مولانا عبدالسبحانؒ نے ''تحفة الصیام للخواص والعوام'' شاندار علمی سرمایہ چھوڑا۔ مرحوم تقریباً دس سال مدینة العلوم ٹنڈوآدم میں تدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے، اللہ پاک نے انہیں چار بیٹوں سے نوازا، بڑے بیٹے حکیم عبدالعزیز ہیں، جو ٹنڈوآدم میں مطب چلاتے ہیں۔ مولانا مفتی محمد عبداللہ اور مولانا انعام الحق جامعہ اسلامیہ مدینة العلوم میں درجہ کتب کے استاذ ہیں۔ چھوٹے بیٹے بھی درجہ قرآن پاک کے استاذ ہیں۔ ۱۷ر اگست ۲۰۲۳ء مدینة العلوم کی عظیم جامع مسجد میں بیان کی سعادت نصیب ہوئی جنہیں سپرد قلم کیا گیا۔ ۲۰۰۰ء میں شجاع آباد چوک میں روڈ ایکسیڈنٹ میں شہید ہوئے۔ آپ کی نماز جنازہ جامعہ فاروقیہ شجاع آباد کے شیخ الحدیث حضرت مولانا صدرالدینؒ نے پڑھائی، جس میں کثیر تعداد میں مسلمان شریک ہوئے اور انہیں خطیب پاکستان حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ کے قریب سپرد خاک کیا گیا۔ (مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس، کوئٹہ

قادیانی ملک کے وفادار نہیں، کلیدی عہدوں سے ہٹایا جائے: مقررین

رپورٹ:..... محمد ارسلان فیاض

کوئٹہ.... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۳۱/اگست ۲۰۲۳ء کو سرزمین کوئٹہ میں تاریخی تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام کیا گیا، جس میں کوئٹہ سمیت اندرون صوبہ سے ہزاروں کی تعداد میں عاشقان رسول نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ کانفرنس میں مذہبی راہنماؤں نے قادیانیوں کو دعوت اسلام دیتے ہوئے کہا ہے کہ عقیدہ ختم نبوت مسلمانوں کی وحدت کا مرکز اور دین متین کا بنیادی عقیدہ ہے۔ اس کے تحفظ کے لئے مسلمان کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ عالمِ کفر وقتاً فوقتاً مختلف سازشیں کر کے امت مسلمہ کے جذبات مجروح کر رہا ہے۔ ہم کفریہ قوتوں پر یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ قادیانی مملکت پاکستان کے وفادار نہیں، ان کو اہم اور کلیدی عہدوں سے ہٹایا جائے۔ قیام پاکستان کے بعد قادیانیوں نے ایک سازش کے تحت بلوچستان کو قادیانی اسٹیٹ بنانے کے لئے مہم شروع کی لیکن امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور ان کی جاں نثارانِ ختم نبوت نے سرزمین بلوچستان میں قادیانیت کو پنپنے نہیں دیا۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے امیر پیر طریقت مولانا پیر ناصر الدین خاکوانی، مولانا خواجہ عزیز احمد، شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، جمعیت علماء اسلام کے مرکزی رہنما مولانا حافظ حمد اللہ، جمعیت کے پی کے کے رہنما مفتی کفایت اللہ، مفتی محمد احمد خان، بلوچستان نیشنل پارٹی کے رہنما سابق رکن اسمبلی ملک نصیر شاہوانی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا حافظ حسین احمد شرودی، مولانا انوار الحق حقانی، مولانا عطاء الرحمٰن رحیمی، مفتی عبدالرزاق، صوبائی مبلغ ختم نبوت مولانا محمد اویس اور مولانا عنایت اللہ سمیت دیگر نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے زیر اہتمام ہاکی گراؤنڈ میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ مقررین نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت مسلمانوں کی وحدت کا مرکز ہے۔ قیام پاکستان کے بعد قادیانیوں نے ملک کے اقتدار پر شب خون مارنے کی تیاریاں شروع کر دیں اور احمدی صوبہ بنانے کے لئے سرزمین بلوچستان کا انتخاب کیا لیکن عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے آئینی و قانونی جدوجہد کر کے قادیانیوں کی یہ سازش ناکام بنادی۔ مقررین نے کہا کہ ریاست مدینہ کے دعویداروں نے عقیدہ ختم نبوت پر شب خون مارنے کے لئے کئی حربے استعمال کئے لیکن ذمہ دار مذہبی قیادت نے کسی صورت ایسے منصوبے کامیاب نہیں ہونے دیئے۔ مقررین نے کہا کہ ملک میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور صحابہ کرامؓ کی توہین کرنے والوں کو عمران خان کے دور حکومت میں راتوں رات بیرون ملک بھجوا دیا گیا۔ کرتار پور راہداری ایک منصوبے کے تحت کھولی گئی تاکہ قادیانیوں کو آمد و رفت میں آسانی ہو۔ قادیانیوں ہی کی وجہ سے کشمیر ہندوستان کے پاس چلا گیا۔ مسئلہ کشمیر ہی قادیانیوں کا پیدا کردہ مسئلہ ہے۔ تقسیم کے بعد ریڈکلف کمیشن کے سامنے پیش کردہ میمورنڈم میں اگر قادیانی پاکستان کے ساتھ رہنے کا موقف اختیار کرتے تو کشمیر انڈیا کے پاس نہ جاتا۔ مقررین نے کہا کہ حکومت قادیانیوں کو آئین و قانون کا پابند بنائے۔ قادیانیت کسی مذہب و عقیدے کا نام نہیں، حضور ﷺ سے بغض و عناد کا نام ہے۔ مقررین نے کہا کہ امام الاولین و آخرین،

> **ملک کی معاشی صورت حال کی ذمہ دار عالمی قوتیں ہیں جن کی کوشش ہے کہ قادیانیوں کو پاکستان میں مسلمان قرار دیا جائے:..... حافظ حمد اللہ**

تاجدار ختم نبوت حضرت محمد ﷺ کی ذات سراپا رحمت ونعمت عظمیٰ ہے۔مقررین نے کہا کہ مغربی قوتوں کی کوشش ہے کہ اسلام کو دہشت گردی سے جوڑا جائے،لیکن ہم یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ اسلام پُرامن مذہب ہے،اقلیتوں کے تحفظ کا ضامن ہے،اگر قادیانی خود کو غیر مسلم اقلیت تسلیم کریں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں، مقررین نے کہا کہ قادیانی ملکی سالمیت کے خلاف سازشیں کررہے ہیں۔کفار منفی حربوں کے ذریعے مسلمانوں کے جذبات سے کھیل رہا ہے، عالم کفر وقتاً فوقتاً گستاخانہ خاکے شائع کرکے اور کبھی قرآن پاک کی توہین کرکے ایک ارب سے زائد مسلمانوں کے جذبات سے کھیل رہا ہے،مقررین نے کہا کہ قادیانیت سمیت دیگر فتنوں کی سرکوبی کے لئے امت مسلمہ کو متحد ہوکر جدوجہد کرنا ہوگی۔جمعیت کے رہنما حافظ حمداللہ نے کہا کہ ملک کی معاشی صورت حال کی ذمہ دار عالمی قوتیں ہیں جن کی کوشش ہے کہ قادیانیوں کو پاکستان میں مسلمان قرار دیا جائے لیکن مجاہدین وخادمین ختم نبوت کی موجودگی میں یہ خواب کبھی شرمندۂ تعبیر نہیں ہوگا۔وقتاً فوقتاً ملکی حکمرانوں پر دباؤ ڈال کر سازش کی جاتی ہے کہ قادیانیوں کو مسلم تسلیم کیا جائے،لیکن علماء حق ہمیشہ ان کی راہ میں رکاوٹ بنے رہے۔مقررین نے کہا کہ تاجدار ختم نبوت نے کائنات کو فلاح وکامرانی کا دستور عطا کیا۔ ریاست مدینہ کی بات ان کو زیب نہیں دیتی جو اسلامی تعلیمات سے واقف نہیں اور ریاست مدینہ کا نام لے کر اپنی کرسی اور اقتدار کو دوام دیتے رہے،ان سے کیا امید جو اجتماعات میں اسلامی ٹچ کا نام دیکر مسلمانوں کے جذبات سے کھیلتے ہیں۔اس گمراہ ٹولے کو عوام نے نہ ماضی میں کبھی قبول کیا نہ آئندہ کبھی کریں گے۔جمعیت کے رہنما مفتی کفایت اللہ نے کہا کہ جمعیت علماء اسلام نے ہمیشہ اسلام کی سربلندی اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جدوجہد کی۔مولانا مفتی محمودؒ ہی کی قیادت میں 1974ء میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔75 سال سے سیکولر قوتوں کو ملک کا اقتدار دے کر آزمایا جارہا ہے کیوں نہ ایک مرتبہ مذہبی قوت کو اقتدار دے کر آزمایا جائے۔عمران خان کے بدترین انتقامی دور میں ہماری قیادت پر ایک روپے کی کرپشن کا الزام نہیں لگا، اگر ہمیں اقتدار کا موقع دیا گیا تو ہم ملک کو مسائل کے بھنور سے نکالنے کی بھرپور صلاحیت رکھتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ مدارس دینیہ کے طلباء مملکت خداداد کی سرحدوں کے محافظ ہیں اور مدارس ملک کے دفاع کے مرکز ہیں پاکستان ہمارا وطن اور اس کا تحفظ ہم سب کی ذمہ داری ہے۔مقررین نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کو کوئٹہ میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کے کامیاب انعقاد پر مبارک باد دی اور کہا کہ آج کا یہ اجتماع ان تمام قوتوں کے لئے پیغام ہے کہ بلوچستان مذہبی حلقوں کی سرزمین ہے اور یہاں کے عوام اسلام اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔☆☆

تحفظ ختم نبوت سیمینار، فیصل آباد

فیصل آباد (رپورٹ: جناب محمد عابد پوری) ۷ ستمبر ۲۰۲۳ء بروز جمعرات کو کارکنانِ ختم نبوت پورے فیصل آباد شہر میں ''یوم تحفظِ ختم نبوت'' عقیدت واحترام سے منائیں گے اور مٹھائیاں بھی تقسیم کریں گے۔ یاد رہے کہ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی قومی اسمبلی نے ایک متفقہ فیصلہ میں ایک قرارداد پاس کی، جس میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا، گویا ۶ ستمبر کا دن دفاعِ پاکستان ہے اور ۷ ستمبر دفاعِ ایمان اور عقیدۂ ختم نبوت کا دن ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی حفاظت کرنا، امت مسلمہ کا اجتماعی فریضہ ہے۔ اس لئے کہ عقیدۂ ختم نبوت محفوظ اور سلامت نہ رہے تو دین محفوظ نہیں رہتا، اسلام میں عقیدۂ ختم نبوت کا مقام وہی ہے جیسے انسانی جسم میں سر ہوتا ہے۔ قادیانیوں کو متفقہ قرارداد کے ذریعے غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے دس سال بعد ایک آرڈی نینس کے ذریعہ ۲۶ر اپریل ۱۹۸۴ء کو قادیانیوں کے شعائرِ اسلام استعمال کرنے پر پابندی لگادی گئی۔ قادیانیت کی تبلیغ تشہیر اور خود کو مسلمان ظاہر کرنے کو جرم قرار دیا گیا تھا۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ موجودہ حکومت قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی اسلام دشمن سرگرمیوں کا فوری نوٹس لے اور آرڈی نینس ۱۹۸۴ء پر عمل درآمد کرایا جائے اور قصور وار قادیانیوں کے خلاف قانون تعزیرات پاکستان زیر دفعہ ۲۹۸ بی اور ۲۹۸ سی پی پی کے تحت مقدمات چلائے جائیں۔ ۷ ستمبر ۲۰۲۳ء بروز جمعرات بعد از نماز ظہر تا عصر جامع مسجد محمود مولانا تاج محمودؒ والی مسجد ریلوے اسٹیشن فیصل آباد میں ایک تحفظ ختم نبوت سیمینار منعقد ہورہا ہے، جس میں تمام مکاتب فکر کے جید علمائے کرام خطاب فرمائیں گے۔

ختم نبوت کانفرنس، حیدرآباد

رپورٹ:.... مولانا محمد ابرار شریف

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدرآباد ڈویژن کے زیراہتمام یکم ستمبر 2023ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب میانی روڈ ٹاور مارکیٹ چوک پر تیسری عظیم الشان فقید المثال تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ کانفرنس کی صدارت حضرت مولانا پیر ناصر الدین خاکوانی صاحب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان نے کی۔ سرپرستی صاحبزادہ حضرت مولانا عزیز احمد صاحب نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان نے کی۔

کانفرنس میں ہزاروں کی تعداد میں فرزندان توحید اور شمع ختم نبوت کے پروانوں نے شرکت کی میانی روڈ کا وسیع وعریض میدان تاجدار ختم نبوت زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھا۔ کانفرنس کی دو نشست ہوئیں، کانفرنس کی پہلی نشست مغرب کے وقت شروع ہوئی۔ تلاوت کلام پاک حافظ عبدالقدوس متعلم جامعہ دارالعلوم مظاہر العلوم نے کی اور نعتیہ کلام حذیفہ کریم متعلم جامعہ محمدیہ ٹنڈو الہیار اور محمد نعمان متعلم جامعہ عمر بن خطاب نے پیش کیا۔ مولانا محمد حنیف سیال، مولانا سلمان شاہ کے بیانات ہوئے۔ دوسری نشست عشاء کی نماز کے بعد شروع ہوئی۔ قاری نعیم اللہ حبیب نے تلاوت کلام پاک سے مجمع کو تازہ کیا۔ حافظ عبداللہ عبدالقادر نے نعتیہ کلام پیش کیا، بعدازاں امیر مرکزیہ مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی، نائب امیر مرکزیہ مولانا خواجہ عزیز احمد، مرکزی راہنما مولانا اللہ وسایا، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد ابرار شریف، مولانا توصیف احمد، سابق سینیٹر حافظ حمداللہ، مولانا عبدالمجیب قریشی، مولانا ڈاکٹر سیف الرحمٰن، مولانا تاج محمد ناہیوں نے خطاب فرمائے۔

مقررین نے کہا کہ مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد قیامت تک کے لئے کوئی نبی نہیں آئے گا۔ نبوت کا دروازہ بند ہو چکا۔ ان کا کہنا تھا کہ امت کا اس پر اجماع ہے کہ ختم نبوت کا منکر دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ 7ر ستمبر 1974ء کا دن ہماری قومی اور ملی تاریخ میں خاص اہمیت کا حامل ہے، اس دن مسلمانوں کے دیرینہ مطالبے پر اس وقت کی قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو آئینی اور پارلیمانی بنیاد پر غیرمسلم اقلیت قرار دینے کا تاریخ ساز فیصلہ کیا۔ یہ یادگار فیصلہ مسلمانوں کی طویل جدوجہد کا نتیجہ تھا۔ مقررین نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کی تبلیغی سرگرمیوں پر پابندی عائد کی جائے، قادیانیوں کو امتناع قادیانیت ایکٹ کا پابند بنایا جائے، اور انہیں کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے، عقیدہ ختم نبوت اور پاکستان کی نظریاتی سرحدات کا تحفظ ہماری دینی اور قومی ذمہ داری ہے۔ آئین پاکستان میں موجود اسلامی دفعات اور تعزیرات پاکستان کو تبدیل کرنے کے لیے بیرونی طاقتیں مسلسل اپنا دباؤ بڑھا رہی ہیں۔ ہم کسی صورت آئین اور قانون میں ختم نبوت اور قانون توہین رسالت سمیت اسلامی دفعات کو تبدیل نہیں ہونے دیں گے۔ جھوٹے مدعی مہدویت گوہر شاہی کی تنظیم انجمن سرفروشان اسلام پر پابندی ہے۔ اس کے خلاف غیرقانونی سرگرمیوں پر قدغن لگائی جائے۔ کانفرنس میں اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا توصیف احمد صاحب نے ادا کئے اور کانفرنس کے جملہ امور کی نگرانی محترم قاری عبدالرشید، مولانا ضیاء الرحمن طاہر، مولانا محمد گلزار، قاری محمد اعظم، مولانا ابراہیم، مولانا عبدالرزاق، مفتی محمد طارق، مولانا محمد آفاق، مولانا محمد فیضان، اور اہلیان میانی روڈ نے کی۔ کانفرنس میں استاذ الحدیث مولانا عبدالسلام قریشی، مولانا تجمل حسین، مفتی محمد عرفان، مفتی محمد فصیح، مولانا محمد راشد محبوب، مفتی محمد خالد، مولانا محمد ابراہیم سومرو، حضرت مولانا جمیل الرحمٰن سومرو، مفتی محمد عرفان، مفتی ذوالفقار، ڈپٹی میئر حیدرآباد صغیر قریشی، سابق ایم پی اے راشد خلجی، اقبال نیاز آرائیں سمیت دیگر سیاسی و مذہبی جماعتوں کے راہنماؤں سمیت دینی مدارس کے اساتذہ، طلباء اور شہریوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ کانفرنس کی اختتامی دعا حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد مدظلہ نے کی۔ ☆☆☆

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کا دورۂ مانسہرہ

تحفظِ ختم نبوت میں اکابرین کا سنہری کردار

رپورٹ:..... سید فاروق شاہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب کا مانسہرہ کا دوروزہ دورہ انتہائی اہمیت کا حامل رہا۔ ختم نبوت یوتھ فورس ضلع مانسہرہ کے زیر اہتمام تحفظ ختم نبوت کانفرنسوں کا انعقاد کیا گیا 18/ اگست 2023ء کو ضلع مانسہرہ کی تاریخی مسجد، دینی تحریکوں کا مرکز، مرکزی جامع مسجد مانسہرہ میں جمعۃ المبارک کو تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب فرمایا، کانفرنس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع مانسہرہ کے امیر مفتی وقار الحق عثمان نے فرمائی۔ بعد ازاں ختم نبوت یوتھ فورس ضلع مانسہرہ کے صدر میزبان عابد لغمانی کی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ بعد نماز عصر جمعیت علماء اسلام ضلع مانسہرہ کے سابق ناظم مالیات حاجی شہزاد کی رہائش گاہ پر آمد ہوئی۔ اُن کے اعزاز میں استقبالیہ دیا، وہاں سے جمعیت علماء اسلام صوبہ خیبر پختونخواہ کے سینئر نائب امیر سابق سینیٹر مولانا سید ہدایت اللہ شاہ، مولانا حفیظ الرحمٰن کی معیت میں جامع مسجد دیبگراں میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کے لئے روانہ ہو گئے۔ وہاں تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ کانفرنس کی صدارت مولانا مفتاح الہدیٰ نے فرمائی۔

19/ اگست بروز ہفتہ صبح 11 بجے ہزارہ ڈویژن کی عظیم دینی درسگاہ جامعہ عربیہ سراج العلوم جدید ٹھاکرہ مانسہرہ میں شیخ الحدیث حضرت مولانا سید غلام نبی شاہ رحمۃ اللہ اور حضرت مولانا سید شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ کے مزارات پر فاتحہ خوانی کی، شیخ الحدیث حضرت مولانا سید شاہ عبدالقادر اور ان کے رفقاء نے ان کا شاندار استقبال کیا اور طلباء وعلماء کرام سے خطاب فرمایا، وہاں سے ضلع مانسہرہ کی ممتاز سماجی شخصیت بابر خان کی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے وہاں ظہرانہ کا اہتمام کیا گیا تھا، بعد ازاں ہزارہ یونیورسٹی جامع مسجد انوار القرآن میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں شرکت فرمائی، بے مثال خطاب فرمایا، مولانا عامر محمود نے کانفرنس کی صدارت فرمائی۔

وہاں سے داتہ کے لئے روانہ ہو گئے بعد از نماز مغرب جامع مسجد داتہ میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب فرمایا، کانفرنس کی میزبانی مولانا عنایت الرحمٰن نے فرمائی، ان کانفرنسوں کی تیاری کے سلسلے میں پروفیسر شجاعت علی شاہ، مولانا عبدالقدیر، ختم نبوت یوتھ فورس داتہ کے رضا کار بہت زیادہ متحرک نظر آئے، ختم نبوت یوتھ فورس ضلع مانسہرہ کے رضا کار سید بلال شاہ، رئیس علی قریشی، ڈاکٹر لیاقت علی ظفر، مولانا احمد سرور، ریاست علی، افسر، خالد، اسد علی، جمیل صدیقی،

ختم نبوت کانفرنس، میاں چنوں

۲۸/ اگست بعد نماز مغرب جامعہ اشرفیہ جدید میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ صدارت مقامی امیر مولانا فیصل عمران اشرفی نے کی۔ نعتیہ کلام ملک کے معروف ثناخواں جناب طاہر بلال چشتی نے پیش کیا۔ کانفرنس سے مولانا سید معاویہ امجد شاہ مخدوم بھرپوڑاں، مولانا طارق اسماعیل، مولانا مفتی عبدالغفور میاں چنوں، مولانا عبدالستار گورمانی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا خواجہ عبدالماجد صدیقی امیر مجلس خانیوال نے خطاب کیا۔ مقررین نے اپنے اپنے بیان میں قادیانیوں کو ملکی قوانین کا پابند بنانے کا مطالبہ کیا۔ جڑانوالہ میں مسیحیوں کی طرف سے قرآن پاک کی توہین اور ردِ عمل میں ان کی املاک کو نقصان پہنچانے پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے مطالبہ کیا گیا کہ دونوں طرف سے قانون کو ہاتھ میں لینے والوں کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ نیز مسیحیوں سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ اپنے ہم مذہب لوگوں کو قانون کا پابند بنائیں اور ملک وملت کے خلاف سازشوں سے باز رہیں۔ کانفرنس مولانا خواجہ عبدالماجد صدیقی مدظلہ کی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔ کانفرنس کے انتظامات کے لئے مولانا محمود الحسن اور چوہدری سیف الرحمٰن نے بھرپور تعاون کیا۔ (مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

عدنان سالم خان، ان کی پوری ٹیم نے جس طرح ان کانفرنسوں کی تیاری کے سلسلے میں محنت کی ہے وہ قابل فخر لائق تحسین ہے۔ سینئر صحافی اکرام قریشی ان کے شانہ بشانہ رہے۔

مولانا اللہ وسایا صاحب نے مانسہرہ میں تحفظ ختم نبوت کانفرنسوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تحفظ ناموس رسالت کے قانون کو دنیا کی کوئی طاقت ختم نہیں کرسکتی۔ تحفظ ختم نبوت کے قانون کی زیر زبر کو بھی کوئی تبدیل نہیں کرسکتا جب بھی چوری چھپے تحفظ ختم نبوت کے قانون میں ترمیم کرنے کی کوشش کی گئی، تحفظ ختم نبوت کے قائدین نے قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن سے رابطہ کیا، انہوں نے اسٹینڈ لیا جس کی وجہ سے وہ قانون پاس نہیں ہوسکا، انہوں نے کہا کہ ۲۹ رمئی ۱۹۷۴ء قادیانیوں نے چناب نگر اسٹیشن پر مسلمان طلبا پر حملہ کیا، مارا پیٹا جس کی وجہ سے تحریک ختم نبوت چلی، سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کو مرزا ناصر قادیانی نے درخواست دی، ہمیں بھی قومی اسمبلی میں سنا جائے، مفکر اسلام مفتی محمود، مولانا غلام غوث ہزاروی، مولانا شاہ احمد نورانی، پروفیسر غفور احمد، مولانا عبدالحق نے جناب ذوالفقار علی بھٹو کو جواب دیا کہ قادیانیوں کو قومی اسمبلی میں بلایا جائے، اس پر بحث کی جائے، 11 دن قادیانیوں اور دو دن (مرزائیوں) لاہوری گروپ پر بحث کی گئی جس کے نتیجے میں 7ر ستمبر 1974ء کو پاکستان کی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ 7ر ستمبر مسلمانوں کے لیے خوشی کا دن ہے انہوں نے کہا کہ سات بنیادی عقیدے ہیں: اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان لانا، تمام آسمانی کتابوں پر ایمان لانا، تمام رسولوں پر ایمان لانا، تقدیر پر ایمان لانا، مرنے کے بعد زندہ ہونے پر ایمان لانا، قیامت کے دن پر ایمان لانا، جو ان پر ایمان نہیں لاتا وہ مسلمان نہیں ہوسکتا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر ختم نبوت کا تاج رکھا گیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت آخری، امت آخری، کتاب قرآن مجید آخری آسمانی کتاب ہے۔ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی نہیں مانتا وہ مسلمان نہیں ہوسکتا تحفظ ناموس رسالت کے لیے مولانا اللہ وسایا مدظلہ اس ضعف کی حالت میں بھی پورے پاکستان کے دورے کرتے ہیں، ناموس رسالت کے تحفظ کے لیے امت مسلمہ کو بیدار رکھتے ہیں۔ 1953ء کی تحریک ختم نبوت میں لاہور کی سرزمین پر ایک دن میں تحفظ ختم نبوت کے لیے 10 ہزار مسلمانوں نے اپنی جانوں کی قربانیاں پیش کیں جانباز مرزا مرحوم نے کیا خوب کہا تھا:

ناموس محمد عربی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر
ہم جان نچھاور کر دیں گے
گر وقت نے ہم سے خوں مانگا
ہم وقت کا دامن بھر دیں گے

انہی قربانیوں کی وجہ سے جب ۱۹۷۴ء میں مسئلہ پارلیمنٹ میں پہنچا، قادیانیوں کو پارلیمنٹ میں علماء کرام نے شکست سے دو چار کیا۔ اکثر مولانا عبدالواحد قریشی اپنے بیانوں میں فرمایا کرتے ہیں کہ قادیانیوں نے پارلیمنٹ سے شکست کھانے کے بعد یہ کہنا شروع کیا ہے ہم تو علماء کرام کی قدر کرتے ہیں لیکن سیاسی علماء کرام کو نہیں مانتے، قادیانیوں کی اب کوئی چال کامیاب نہیں ہوسکتی جب تک اسمبلیوں میں جمعیت علماء اسلام کے قائدین موجود ہیں دنیا کی کوئی طاقت ناموس رسالت کے قانون میں ترمیم نہیں کرسکتی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ ☆☆

ختم نبوت کانفرنس، میلسی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد بلال المعروف عدالت والی میں منعقد ہوئی۔ صدارت مقامی امیر مولانا مفتی محمود احمد نے کی۔ تلاوت کی سعادت قاری خلیل الرحمٰن نے حاصل کی۔ نعتیہ کلام حافظ محمد نعیم قریشی، مولانا آصف رشیدی نے حاصل کی۔ مولانا محبوب احمد، مولانا عبدالستار گورمانی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا زبیر احمد صدیقی اور مولانا خواجہ عبدالماجد صدیقی مدظلہ کے بیانات ہوئے۔ علمائے کرام نے اپنے بیانات میں کہا کہ ۱۹۵۳ء کی تحریک میں اس وقت کے ہلاکو خانوں اور چنگیزوں نے دس ہزار مجاہدین ختم نبوت کو خاک وخون میں اس لئے تڑپایا کہ وہ ’’تاجدارِ ختم نبوت، زندہ باد‘‘ کے نعرے کیوں لگاتے ہیں؟ بظاہر وہ تحریک گولی سے دبادی گئی، لیکن انہیں شہدائے ختم نبوت کا خون رنگ لایا اور ۷ر ستمبر ۱۹۷۴ء کو قادیانی کافر قرار دیئے گئے اور ۲۶ر اپریل ۱۹۸۴ء کو امتناع قادیانیت آرڈی نینس کا نفاذ ہوا۔ کئی ایک عدالتوں نے قادیانیوں کے خلاف فیصلے دیئے۔ علمائے کرام نے کہا کہ جب تک روئے زمین پر ایک بھی قادیانی موجود ہے، ہماری پُرامن تحریک جاری رہے گی۔ کانفرنس رات گئے تک جاری رہ کر مولانا خواجہ عبدالماجد صدیقی دامت برکاتہم کی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض قاضی عبدالخالق نے سرانجام دیئے۔ مفتی محمد اقبال، مولانا محمد یاسین، مفتی محمد اظہر، مولانا اظہر شاہ نے خصوصی شرکت کی۔ (مولانا عبدالستار گورمانی، مبلغ خانیوال میلسی)

فتنۂ قادیانیت.....عقائد ونظریات

تیسری قسط

انتخاب: حافظ محمد سعید لدھیانوی

دوسرے انبیاء سے مقابلہ:

مرزا صاحب کا ایک عجیب وغریب دعویٰ یہ ہے کہ ان کا روحانی قد وقامت دیگر انبیاء سے کہیں زیادہ ہے۔ اس قسم کے دعووں کی مثالیں دینے کے لیے ہم مرزا صاحب کی تحریروں میں سے بعض اقتباسات پیش کرتے ہیں:

’’خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے، مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو وہ کام جو میں کرسکتا ہوں وہ ہرگز نہ کرسکتا اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہورہے ہیں، وہ ہرگز نہ دکھا سکتا۔‘‘ (حقیقت الوحی از مرزا غلام احمد قادیانی، ص:۱۵۳)

’’اور خدا تعالیٰ نے اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں تو ان کی بھی اس سے نبوت ثابت ہوسکتی ہے، لیکن پھر بھی جو لوگ انسانوں میں سے شیطان ہیں وہ نہیں مانتے۔‘‘ (چشمۂ معرفت از مرزا غلام احمد قادیانی، ص:۳۱۷)

’’خدا نے میرے ہزارہا نشانوں میں سے میری وہ تائید کی ہے کہ بہت ہی کم نبی گزرے ہیں جن کی یہ تائید کی گئی لیکن پھر بھی جن کے دلوں پر مہریں ہیں وہ خدا کے نشانوں سے کچھ بھی فائدہ نہیں اٹھاتے۔‘‘ (تتمہ حقیقت الوحی از مرزا غلام احمد قادیانی، ص:۱۴۸)

’’خدا نے مجھ کو آدم بنایا اور مجھ کو وہ سب چیزیں بخشیں اور مجھ کو خاتم النبیین اور سید المرسلین کا بروز بنایا اور بھید اس میں یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے ابتدا سے ارادہ فرمایا تھا کہ اس آدم کو پیدا کرے گا کہ آخری زمانہ میں خاتم خلفاء ہوگا۔‘‘ (خطبۂ الہامیہ از مرزا غلام احمد قادیانی، ص:۱۶۷)

’’دنیا میں کوئی نبی نہیں گزرا جس کا نام مجھے نہیں دیا گیا، سو جیسا کہ براہین احمدیہ میں خدا نے فرمایا ہے کہ میں آدم ہوں، میں نوح ہوں میں ابراہیم ہوں، میں اسحاق ہوں، میں یعقوب ہوں، میں اسماعیل ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ ابن مریم ہوں، میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں یعنی بروزی طور پر جیسا کہ خدا نے اس کتاب میں یہ سب نام مجھے دیئے اور میری نسبت جری اللہ فی حلل الانبیاء فرمایا یعنی خدا کا رسول سب نبیوں کے پیرایوں میں، سو ضرور ہے کہ ہر نبی کی شان مجھ میں پائی جائے۔‘‘ (تتمہ حقیقت الوحی از مرزا غلام احمد قادیانی، ص:۸۴)

’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا ایک فرد اور واحد وجود ایسا بھی ہوگا جو آپ کے اتباع سے تمام انبیاء کا واحد مظہر اور بروز ہوگا اور جس کے ایک ہی وجود سے سب انبیاء کا جلوہ ظاہر ہوگا اور وہ حسب ذیل کلام سے اپنے نطقِ حقیقت کو بیان فرمائے تو کچھ خلاف نہ ہوگا۔ یعنی:

زندہ شد ہر نبی بہ آمدنم
ہر رسولے نہاں بہ پیراہنم

اور یہ کہ:

میں کبھی آدم، کبھی موسیٰ، کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

اور یہ کہ:

منم مسیح زمان و منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

بعض دلچسپ اور عجیب وغریب تاویلات:

احادیث نبوی میں بڑی صراحت اور وضاحت سے بیان کیا گیا ہے کہ عیسیٰ ابن مریم دمشق میں اتریں گے اور مسلمانوں کو عظیم فریب کار ’’الدجال‘‘ کے فتنۂ عظیم سے نجات دلائیں گے، لیکن مرزا صاحب اس حدیث کو مضحکہ خیز تاویل سے اپنے حق میں استعمال کرتے ہیں۔ ان کے دعووں کے مطابق ان پر یہ الہام نازل ہوا

ہے کہ دمشق سے مراد اصلی شہرِ دمشق نہیں بلکہ اس سے ایک ایسا مقام مراد لیا گیا ہے جس میں ایسے لوگ رہتے ہیں جو اپنے مذہبی رویہ کے اعتبار سے یزید کے کردار کے ساتھ مماثلت رکھتے ہیں۔ مرزا صاحب کے قول کے مطابق دمشق کے لوگوں کے دلوں میں خدا اور اس کے رسول کے لئے کوئی محبت نہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی پرواہ نہیں کرتے بلکہ اپنے اوہام اور سفلی خواہشات کے تابع ہیں۔ وہ نفس امارہ کے مطیع ہیں اور روحِ انسانی کی ان کے دل میں کوئی قدر نہیں۔ وہ یومِ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔ یہ سب خصوصیات دمشق کے لوگوں کی ہیں۔ اللہ نے مرزا غلام احمد پر وحی نازل فرمائی کہ: ”قادیان کے لوگوں کی ایسی ہی خصوصیات ہیں۔ لہٰذا قادیان دمشق کا مثیل ہے۔ جہاں عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہونا تھا۔“ (مفہوم از حاشیہ ازالۃ الاوہام، ص:۶۳ تا ۷۳)

قادیان اور دمشق کو ایک قرار دینے کے بعد مرزا صاحب اپنے مسیح ابن مریم ہونے کی عجیب وغریب تاویل کرتے ہیں، جس میں پہلے وہ اپنے آپ کو مریم تصور کرتے ہیں اور پھر حضرت عیسیٰ کی روح اپنے اندر پھونکے جانے کا ماجرا بیان کرتے ہیں، جس کا حوالہ اس سے پہلے آچکا ہے۔

گزشتہ چودہ سو سال کے دوران خاتم النبیین کی تمام دنیا میں مسلمہ تشریح اور تفسیر یہ رہی ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے آخری نبی ہیں اور ان کے بعد کوئی اور نبی نہیں آئے گا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ بھی خاتم النبیین کی قرآنی اصطلاح کا یہی مفہوم لیتے تھے اور اسی غیر متزلزل عقیدے کی بنیاد پر وہ ہر ایسے آدمی کے خلاف صف آرا ہیں جس نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ زمانۂ بعد میں اسلام کی پوری تاریخ کے دوران امت مسلمہ نے ایسے کسی آدمی کو کبھی معاف نہیں کیا، جس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہو۔

نئے دعوائے نبوت کے نتائج و اثرات:

نبوت کے دعوے کے مضمرات میں سے ایک حتمی چیز یہ ہے کہ جو شخص کسی مدعی نبوت کی صداقت کا منکر ہو وہ خود بخود کافر ہو جاتا ہے۔ اس لئے قادیانیوں نے اپنی تحریروں اور تقریروں کے ذریعے کھلی الفاظ میں اس امر کا اظہار کیا ہے کہ جو لوگ مرزا صاحب کے دعوائے نبوت پر ایمان نہیں لاتے وہ کافر ہیں۔ اس سلسلے میں بعض متعلقہ تحریروں کے اقتباسات حسبِ ذیل ہیں:

”کُل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا۔ وہ کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔“

(آئینہ صداقت از میاں محمود احمد، ص:۳۵)

”ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد کو نہیں مانتا، یا محمد کو مانتا ہے مگر مسیح موعود کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔“ (کلمۃ الفصل، صاحبزادہ بشیر احمد قادیانی، مطبوعہ ریویو آف ریلیجنز، نمبر ۳، ج:۱۴، ص:۱۱۰)

قادیانیت اسلام کے خلاف ہے:

قادیانی اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ ان کے اور دیگر مسلمانوں کے درمیان وجہ اختلاف صرف مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت ہی نہیں، بلکہ ان کا دعویٰ ہے کہ ان کا خدا، ان کا اسلام، ان کا قرآن، ان کے روزے فی الحقیقت ان کی ہر چیز باقی مسلمانوں سے مختلف ہے۔ اپنی ایک تقریر میں جو الفضل کے ۳۰/ جولائی ۱۹۳۱ء کے شمارے میں ”مسلمانوں سے اختلاف“ کے عنوان سے شائع ہوئی تھی۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود احمد کہتے ہیں:

”حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ میرے کانوں میں گونج رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں سے ہمارا اختلاف صرف وفاتِ مسیح یا چند اور مسائل میں ہے۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی ذات، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم، قرآن، نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ غرض کہ آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ایک ایک چیز میں ہمیں ان سے اختلاف ہے۔“

اسی طرح اپنی ایک تقریر میں جو اخبار بدر میں ۱۹/ جنوری ۱۹۱۱ء کو شائع ہوئی، مرزا بشیر الدین محمود نے احمدیت اور اسلام کے مختلف ہونے کے بارے میں کہا:

”تم اپنے امتیازی نشانوں کو کیوں چھوڑتے ہو، تم ایک برگزیدہ نبی (مرزا صاحب) کو ماننے والے ہو اور تمہارے مخالف انکار کرتے ہیں۔ حضرت (مرزا صاحب) کے زمانہ میں ایک تجویز ہوئی کہ احمدی اور غیر احمدی مل کر تبلیغ کریں، مگر حضرت (مرزا صاحب) نے فرمایا کہ تم کون سا اسلام پیش کرو گے، کیا جو تمہیں خدا نے نشان دیئے، جو انعام خدا نے تم پر کیا وہ چھپاؤ گے۔“

(جاری ہے)

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے

دعوتی و تبلیغی اسفار

حضرت لدھیانویؒ کے آبائی چک

میں خطبہ جمعہ: شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے آبائی چک ۳۳۵ ڈبلیو بی تحصیل میلسی میں ۴؍اگست جمعۃ المبارک کا خطبہ دیا۔ چک کی خوبصورت مسجد جس کی پہلی منزل مکمل ہوچکی ہے اور دوسری منزل چھت تک پہنچی ہے۔ حضرت لدھیانویؒ کے والد چوہدری اللہ بخشؒ فرشتہ سیرت انسان تھے۔ یومیہ ۱۵، ۱۵ پارے تلاوت فرماتے، آخر عمر میں سر درد کی شکایت رہنے لگی تو حضرت لدھیانویؒ کے مشورہ سے دس پارے یومیہ کر دیئے۔ حضرت لدھیانویؒ لکھتے ہیں کہ: ’’ہماری بستی میں کوئی حافظ نہیں تھا تو والد صاحب نے مجھے حکم فرمایا اور میں نے جوانی میں حفظ کیا اور ہر سال والد محترم کے حکم پر انہیں تراویح میں قرآن پاک سنانا شروع کیا، فرماتے: سارا سال مدرسہ میں رہو، لیکن رمضان المبارک کا مہینہ میرے پاس گزارو، چنانچہ والد صاحب کی حیات تک (۱۳۹۵ھ) تک معمول رہا کہ میں رمضان المبارک چک میں گزارتا۔‘‘ ان کی نیم شبانہ دعاؤں اور اللہ پاک کی رحمت سے حضرت لدھیانویؒ کے علاوہ ان کی برادری میں ان کے والد کی وفات تک پندرہ بیس حافظ بن چکے تھے۔ ان کی خواہش تھی کہ بستی میں مدرسہ شروع کیا جائے۔ چنانچہ مدرسہ شروع کیا ابتداً تو مدرسین کے مسئلہ میں پریشانی رہی، لیکن بعد میں برادری کے ایک نوجوان نے امام القراء حضرت مولانا قاری رحیم بخش پانی پتیؒ سے حفظ مکمل کیا، تو مدرس کا مسئلہ بھی حل ہوگیا۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ ہی نہیں بلکہ تہجد کی نماز بھی پابندی سے ادا کرتے اور عشاء کی نماز کے فوراً بعد بستر استراحت پر تشریف لے جاتے۔ چنانچہ وفات والی رات بھی عشا کی اذان سن کر لیٹے۔ مرحوم پنچائتی آدمی تھے اور ان کے پنچائتی فیصلے فریقین برضا ورغبت قبول کرتے۔

۲۵؍شوال ۱۳۹۵ھ مطابق ۱۲؍اکتوبر ۱۹۷۵ء کو انتقال ہوا۔ اس وقت مدرسہ ومسجد کا نظم ونسق حضرت لدھیانویؒ کے برادرزادہ مولانا عطاء الرحمٰن اور حافظ عبدالسلام نمبردار کے ہاتھوں میں ہے۔ موخرالذکر کی خواہش تھی کہ راقم ان کے ہاں حاضری دے، چنانچہ ۴؍اگست کا جمعہ ان کی عظیم مسجد میں بیان کی سعادت نصیب ہوئی۔

مسجد قیامِ پاکستان سے پہلے موجود تھی، قیام پاکستان کے بعد اس کی تعمیر ثانی ہوئی، جو کچی اینٹوں کی بنائی گئی۔ تیسری تعمیر کا سنگ بنیاد ۲۰۱۸ء میں جامعہ خیرالمدارس ملتان کے استاذ الحدیث حضرت مولانا منظور احمدؒ، حافظ محمد سعید لدھیانوی، جانشین حضرت لدھیانوی شہیدؒ مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی نے رکھا۔ پہلی منزل مکمل ہوچکی ہے۔ دوسری منزل چھت تک پہنچ چکی ہے، اللہ پاک جلد از جلد تکمیل تک پہنچائیں، آمین۔

راولپنڈی کا تین روزہ تبلیغی دورہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین کے اجلاس منعقدہ ۹؍جولائی ۲۰۲۳ء کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راولپنڈی کے مبلغ مولانا محمد طارق معاویہ سلمہ نے راقم کی ڈائری پر تین روز ۹ تا ۱۱؍اگست نوٹ کئے۔

چنانچہ راقم نے ۸؍اگست کو سفر کا آغاز کیا اور جامعہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں پہلا پڑاؤ کیا۔ جامعہ کے اساتذہ کرام مولانا غلام رسول دین پوری مدظلہ، مولانا مفتی شفیق الرحمٰن، مولانا محمد قاسم، مولانا عبدالرحمٰن، قاری عبیدالرحمٰن، قاری محمد رمضان، قاری محمد مدنی، مولانا صغیر احمد اور مولانا محمد شاہد سمیت احباب سے ملاقات ہوئی۔ جامعہ میں فلٹریشن اور پچاس نئے واش رومز اور دیگر معاملات کو دیکھا۔ اگلے دن ۹؍اگست کو چائے کے بعد راولپنڈی کا سفر کیا۔ راولپنڈی کے مبلغ مولانا محمد طارق معاویہ سلمہ کی معیت میں تبلیغی پروگراموں کا آغاز کیا۔

۹؍اگست بعد نماز ظہر جامع مسجد ابراہیم پیرودہائی روڈ مولانا مفتی محمد انور شاہ کی دعوت پر بیان ہوا۔ موصوف نے قریبی مساجد کے ائمہ کرام، خطباء عظام اور جامعہ سراجیہ کے متعلقین کو بھی جمع کر رکھا تھا، چنانچہ سامعین کے علاوہ درجن بھر علمائے کرام نے شرکت کی، ان کے ساتھ نشست بھی ہوئی، جس میں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے علمائے کرام کو ذمہ داری کا احساس

دلایا۔اسی روز مغرب کی نماز کے بعد جامع مسجد رحمانیہ فوجی کالونی پیرودہائی میں بیان ہوا، اس میں علمائے کرام سمیت کثیر تعداد میں نمازیوں نے شرکت کی۔ اللہ پاک کا فضل وکرم ہوا کہ کسی صاحب خیر نے ہمارے مبلغ مولانا محمد طارق، سابق مبلغ مولانا زاہد وسیم اور مولانا مفتی کامران کو عمرہ کے ٹکٹ دیئے۔ مقامی امیر شیخ الحدیث مولانا مشتاق احمد دامت برکاتہم کی اجازت سے مبلغ نے اپنے دونوں رفقاء سمیت عمرہ کا سفر کیا اور مبلغ نے مقامی جماعت کے ناظم مولانا قاری محمد عثمان سلمہ کو ہمارا راہبر مقرر کیا۔ چنانچہ اگلے پروگرام ان کی نگرانی میں ہوئے۔ بعد نماز عشاء جامع مسجد اعجاز احمد خان بی بلاک سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی جس کے خطیب مولانا قاری محمد عثمان سلمہ ہیں، میں درس و بیان ہوا۔ اس میں بھی کثیر تعداد میں مسلمانوں تک ختم نبوت کا پیغام پہنچایا گیا۔ رات کا قیام حافظ محمد الیاس مدظلہ کے ہاں رہا۔ موصوف ہمارے گوجرانوالہ کے سابق مبلغ حافظ محمد ثاقبؒ کے ہمشیرزادہ ہیں۔

۱۰/اگست ڈھول سیداں کی مکی مسجد میں ظہر کی نماز کے بعد بیان ہوا۔ مسجد کے خطیب امام العصر حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ کے خاندان سے ہیں۔ ان کے نانا حضرت امام العصرؒ کے سگے بھتیجے تھے۔ حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ ہماری تحریک ختم نبوت کے الہامی قائد تھے، ان کی ختم نبوت کے تحفظ کے سلسلہ میں خدمات پر کافی دیر گفتگو جاری رہی۔

۱۰/اگست ۲۰۲۳ء بعد نماز عصر مولانا مفتی بن یامین کی دعوت پر راولپنڈی کے مضافاتی علاقہ گرجا میں ان کی قائم کردہ جامع مسجد ابوالقاسم خاتم النبیین میں حفظ و ناظرہ کے بچوں اور نمازیوں سے گفتگو کی سعادت نصیب ہوئی۔

۱۰/اگست بعد نماز مغرب جامع مسجد حسین لکھن موڑ گرجا روڈ میں اجتماع منعقد ہوا، جس میں کثیر تعداد میں علمائے کرام اور عوام نے شرکت کی۔ انہیں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت اور قادیانیت کی سنگینی سے مطلع کیا۔ رات آرام وقیام جماعتی رفیق جناب محمد ناصر کے ہاں رہا۔ ان کے گھر راولپنڈی جماعت کے امیر مولانا قاضی مشتاق احمد مدظلہ، اسلام آباد کے مبلغ مولانا محمد طیب اور دیگر احباب سے ملاقات ہوئی اور رات گئے تک مختلف جماعتی امور پر مجلس رہی۔

خطبۂ جمعہ: ۱۱/اگست جمعۃ المبارک کا خطبہ جامع مسجد جوہر آباد راولپنڈی میں دیا، تمام پروگراموں میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راولپنڈی کے ذمہ دار مولانا قاری محمد عثمان سلمہ کی معیت حاصل رہی، جناب بھائی محمد ناصر کی رفاقت رہی۔ مسجد ہذا کے امام وخطیب مولانا محمد رفیق مدظلہ ہیں۔

صوبہ سندھ کا دس روزہ تبلیغی دورہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے مبلغین مولانا محمد حسین ناصر سکھر، مولانا ظفر اللہ سندھی شکارپور، مولانا تجمل حسین نوابشاہ ڈویژن، مولانا محمد ابرار شریف حیدرآباد ڈویژن نے راقم سے تیرہ دن کے تبلیغی پروگرام تجویز کئے۔

شکارپور میں ختم نبوت کانفرنس: ۱۴/اگست کو جامع مسجد لاری اڈا والی میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ صدارت مولانا عبدالعزیز چھکڑو نے کی۔ مولانا ظفر اللہ سندھی، مولانا محمد حسین ناصر، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بیانات ہوئے۔ مبلغین ختم نبوت نے کہا کہ ختم نبوت کی تحریک کے بانی خلیفۃ الرسول بلافصل حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں، آپ نے بارہ سو صحابہ کرامؓ و تابعینؒ کی عظیم الشان قربانی دے کر اس وقت کے مرزا قادیانی مسیلمہ کذاب اور اس کے ماننے والوں کا قلع قمع کیا۔ امت نے کبھی بھی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے قربانیوں سے دریغ نہیں کیا۔ قادیانیت کے مقابلہ میں موجودہ تحریک کے الہامی قائد امام العصر حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ ہیں، آپ نے سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو امیر شریعت قرار دے کر اس محاذ پر لگایا۔ علامہ اقبالؒ، مولانا ظفر علی خانؒ، علمائے دیوبند کو اس محاذ پر لگایا۔ مبلغین نے ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء، ۱۹۸۴ء کی تحریکوں کے شہدائے کرام کو خراج تحسین پیش کیا۔

جامعہ اشرفیہ سکھر کے طلبا و اساتذۂ کرام سے خطاب: ۱۵/اگست گیارہ بجے صبح جامعہ اشرفیہ کے طلبا و اساتذۂ کرام سے خطاب کی سعادت نصیب ہوئی۔ بعد نماز عصر جامع مسجد الفاروق چوک گھنٹہ گھر میں سکھر مجلس کے ناظم اعلیٰ مولانا عبداللطیف اشرفی کے حکم پر ان کی مسجد میں بیان ہوا۔ بعد نماز مغرب جامع مسجد باغ رسول پرانا سکھر میں مولانا عبدالقدیر کی دعوت پر مولانا محمد حسین ناصر اور محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بیانات ہوئے۔ مولانا تجمل حسین مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نوابشاہ ڈویژن متحرک اور فعال عالم دین ہیں، ان کی مساعی جمیلہ سے، مرکزی دفتر اور کراچی دفتر کے تعاون سے بہترین دومنزلہ دفتر نوابشاہ میں تعمیر کرلیا گیا ہے۔ پورے ڈویژن میں جہاں کہیں قادیانیوں کی غیر قانونی

سرگرمیاں دیکھتے ہیں خم ٹھونک کر میدان میں کود پڑتے ہیں۔ان کی متحرک شخصیت سے قادیانیت لرزہ براندام ہے کہ یہ چھوٹا سا مولوی ہماری غیر قانونی تعمیر شدہ عبادت گاہوں کو قانون نافذ کرنے والے اداروں کے تعاون سے گرادیتا ہے۔ہم جب شعائر اسلام استعمال کرتے ہوئے قربانی کرتے ہیں تو یہ رکوادیتا ہے اور کبھی ہم غیر مصدقہ اطلاعات کے ذریعہ سوشل میڈیا پر اپنی تعداد بڑھانے کا پروپیگنڈا کراتے ہیں تو یہ اس موقع پر جاکر اس کی تردید کردیتا ہے۔بیک وقت دیوبندی، بریلوی، سنی اور شیعہ، مقلد وغیر مقلد سب کے ساتھ دوستانہ مراسم ہیں۔ سندھی، پنجابی، سرائیکی، اردو اور پشتو بولنے والوں کے ساتھ اس کی ذاتی دوستی ہے۔غرضیکہ کوئی کمزور پہلو ایسا نہیں کہ جس پہلو سے اس کے خلاف محاذ آرائی کی جائے۔ اللہ پاک موصوف کو دوستوں اور دشمنوں کے حسد سے بچائیں اور ہمہ تن عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت اور خدمت دین کی توفیق دیں۔موصوف کی دعوت پر ۱۶/اگست کو نوابشاہ آنا ہوا۔نوابشاہ دورہ کا آغاز سانگھڑ سے ہوا۔ سانگھڑ کی عظیم الشان جامع مسجد بلال میں عصر کی نماز کے بعد بیان ہوا۔جس میں کثیر تعداد میں نمازیوں نے شرکت کی۔ بیان میں یکم ستمبر کو حیدرآباد میں ہونے والی عظیم الشان کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی گئی۔

مانو خان چانڈیو میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس: مانو خان چانڈیو ضلع سانگھڑ کا معروف گوٹھ ہے۔ جہاں مجلس کا مضبوط یونٹ کام کررہا ہے۔ ہر سال آل پاکستان ختم نبوت چناب نگر کانفرنس میں یہ یونٹ قافلہ کی صورت میں شریک ہوتا ہے۔۱۶/اگست بعد نماز عشاختم نبوت کانفرنس گوٹھ کی جامع مسجد میں منعقد ہوئی جس کی صدارت مقامی امیر نے کی۔ تلاوت قرآن پاک کی سعادت قاری محمد ابراہیم جتوئی نے حاصل کی، جبکہ نعت رسول مقبول مولانا جنید احمد چانڈیو نے پڑھی۔نوابشاہ ڈویژن کے مبلغ مولانا تجمل حسین نے سندھی زبان میں اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے اردو میں بیان کیا۔ علمائے کرام نے اپنے بیان میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت دین اسلام کی بنیاد ہے۔ایک آدمی ساری ساری رات عبادت میں گزار دے۔ حج و عمرے کرے۔ زکوٰۃ وصدقات دے۔ رفاہی کاموں میں کروڑوں روپے خرچ کرے، جب تک سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو غیر مشروط طور پر اللہ پاک کا آخری نبی نہ مانے، اللہ پاک کے ہاں اس کی کوئی نیکی قابل قبول نہیں۔ مبلغین ختم نبوت نے سامعین کو ان کے ختم نبوت کے حوالہ سے جوش وجذبہ پر مبارکباد دی۔ سامعین کو یکم ستمبر کو حیدرآباد میں اور ۲۶، ۲۷/اکتوبر کو چناب نگر میں منعقد ہونے والی کانفرنسوں میں شرکت کی دعوت دی۔مولانا عبداللطیف چانڈیو، مولانا عبدالقادر چانڈیو اور مولانا کلیم اللہ چانڈیو اس یونٹ کے کرتا دھرتا ہیں۔ان کی مساعی جمیلہ سے مقامی احباب چناب نگر کانفرنس میں شریک ہوتے ہیں۔جامع مسجد سانگھڑ کے خطیب مولانا عبدالباسط حنفی سندھی زبان کے سریلے اور معروف خطیب ہیں۔ان کی زیارت وملاقات کے لئے ان کی مسجد میں وفد نے حاضری دی۔

دارالعلوم ختم نبوت ٹنڈو آدم: دارالعلوم کے بانی ہماری مرکزی شوریٰ کے رکن مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن ہیں، جو کچھ عرصہ مجلس کے مبلغ بھی رہے۔ مدرسہ کا سنگ بنیاد شہید ختم نبوت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ اور مولانا احمد میاں حمادی نے ۱۹۸۹ء میں رکھا۔ ادارہ گیارہ ہزار مربع فٹ پر مشتمل ہے۔ ۱۳ اساتذۂ کرام اور چار معلمات کی نگرانی میں ۲۰۰ طلبا اور ۱۵۰ طالبات زیر تعلیم ہیں۔ مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن مدظلہ کے فرزند ارجمند مولانا حبیب الرحمٰن ادارہ کا نظم چلارہے ہیں۔ ۱۷/اگست صبح کی نماز کے بعد ادارہ کی جامع مسجد میں بیان ہوا۔

بار ایسوسی ایشن سے خطاب: مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن اور مولانا حبیب الرحمٰن کی مساعی جمیلہ سے ٹنڈو آدم کے وکلا سے خطاب کا موقع ملا۔ مولانا تجمل حسین اور راقم نے عقیدۂ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے وکلا کی خدمات پر روشنی ڈالی اور وکلا سے درخواست کی کہ جب بھی ناموس رسالت اور ختم نبوت سے متعلق کوئی کیس ہو تو وکلا اپنی اخروی سعادت اور نجات کو سامنے رکھ کر اپنی خدمات مفت پیش کریں۔ کئی ایک وکلا نے یقین دلایا کہ ہم پہلے بھی مولانا احمد میاں حمادی کے ساتھ مل کر قادیانیت کا تعاقب، عقیدۂ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے اپنی خدمات پیش کرتے رہے اور آئندہ بھی دریغ نہیں کریں گے۔

مدینۃ العلوم ٹنڈو آدم: ایک بڑا دینی ادارہ ہے، جس کی بنیاد فاضل دیوبند حضرت مولانا محمد حسن سہارنپوریؒ نے رکھی ادارہ ساڑھے چار ایکڑ زمین پر قائم ہے۔ بنین و بنات میں دورۂ حدیث شریف تک تعلیم ہوتی

ہے۔ بانی ادارہ مولانا محمد حسنؒ سہارنپوری کے بعد حافظ عبدالحق ۲۰۱۸ء تک اہتمام و انصرام سنبھالے رہے۔ آج کل مولانا سلیم الدین مدظلہ مدرسہ کے مہتمم اور مولانا عبدالمالک نائب مہتمم ہیں۔ ۱۷/اگست ظہر کی نماز کے بعد طلبا، اساتذہ کرام اور نمازیوں سے خطاب کی سعادت نصیب ہوئی اور طلبا کو دل لگا کر محنت کے ساتھ تعلیم حاصل کرنے کی تلقین کی گئی۔

جامع مسجد محمدی بھٹ شاہ: جامع مسجد میں عصر کی نماز کے بعد مولانا تجمل حسین نے خطاب کیا۔ مدرسہ انوارالقرآن لطیفیہ کا انتظام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے رکن مفتی حفیظ الرحمٰن مدظلہ کے سپرد کیا گیا۔ بنین میں تین کلاسیں، حفظ و ناظرہ کی اور بنات میں پانچ معلمات تدریس و تعلیم کے فرائض سرانجام دے رہی ہیں۔ بنین میں ستر مسافر طلبا ہیں۔ بچیاں مقامی ہیں، صبح آتی ہیں اور شام کو پڑھ کر چلی جاتی ہیں۔ مغرب کی نماز کے بعد مولانا تجمل حسین نے بیان کیا۔

جامع مسجد اوڈیرو میں ختم نبوت کانفرنس: ۱۷/اگست بعد نماز عشا ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی صدارت مقامی خطیب مولانا عبدالقیوم جوگی نے کی۔ تلاوت و نعت کے بعد نوابشاہ ڈویژن کے مبلغ مولانا تجمل حسین، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے اردو میں جبکہ مولانا محمود الحسن جوگی نے سندھی زبان میں بیان کیا۔ علمائے کرام نے کہا کہ قادیانیت کسی مذہب کا نام نہیں، بلکہ قادیانیت استعمار کی ایجنٹی اور ملک وملت دشمنی کا نام ہے۔ مقررین نے کہا کہ ۲۹/مئی ۱۹۷۴ء میں قادیانی غنڈوں نے ملتان نشتر میڈیکل کالج کے اسٹوڈنٹس کو مار مار کر ادھ موا کر دیا۔ ان نوجوانوں کا قصور یہ تھا کہ انہوں نے احمدیت زندہ باد کے مقابلہ میں قادیانیت مردہ باد کے نعرے لگائے، مرزا قادیانی کی جے جیسے ہندوانہ نعرہ کے جواب میں مرزا قادیانی مردہ باد کے نعرے لگائے، تحریک چلی۔ اس وقت کے وزیر اعظم نے پارلیمنٹ کو خصوصی کمیٹی قرار دے کر قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا ناصر اور لاہوری گروپ کے صدر الدین اور عمر عبدالمنان کو تیرہ دن تک اپنے ڈیفنس کا موقع دیا۔ جس میں انہوں نے اپنے کفریہ عقائد کا اعتراف کیا۔ ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو متفقہ آئینی ترمیم کے ذریعہ انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا، اسی تاریخ ساز فیصلہ کی یاد میں یکم ستمبر کو حیدرآباد میں منعقدہ ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی، سامعین نے ہاتھ اٹھا کر شرکت کا ارادہ کیا۔

جامع مسجد ختم نبوت سوئی گیس: مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن باہمت عالم دین ہیں، کئی ایک مقامات پر مساجد اور مدارس قائم کئے ہوئے ہیں۔ ان مساجد میں ایک مسجد جامع مسجد ختم نبوت بھی ہے۔ جو کئی ہزار مربع فٹ پر قائم ہے۔ مسجد کے چاروں طرف برآمدہ ہے، ہوادار ہال قائم ہے۔ مسجد کے جنوب کی طرف مدرسہ کے لئے جگہ چھوڑی ہوئی ہے، ان کے حکم پر چند منٹ بیان کی سعادت نصیب ہوئی۔

مرکزی جامع مسجد ٹنڈوآدم: مرکزی مسجد میں ایک عرصہ تک علامہ احمد میاں حمادی مدظلہ خطیب رہے، مسجد محکمہ اوقاف کی ہے۔ ان کی ریٹائرمنٹ کے بعد ان کے فرزند اکبر مولانا محمد راشد مدنی خطیب ہیں۔ علامہ حمادی میاں صاحبِ فراش ہیں، جمعۃ المبارک کا خطبہ راقم نے مرکزی جامع مسجد میں دیا۔ بعدازاں علامہ حمادی مدظلہ کے فرزندان گرامی کی وساطت سے حضرت حمادی دامت برکاتہم کی زیارت کی۔ آپ اسی نوے سال کے درمیان ہوں گے، جب تک تندرست وتوانا رہے پورے سندھ میں قادیانیوں اور گوہر شاہیوں کو نتھ ڈالے رکھی۔ دسیوں کیس گستاخانِ رسول کے خلاف کئے اور انہیں عدالتوں میں گھسیٹے رکھا۔ کئی سال سے بستر علالت پر ہیں۔ جمعۃ المبارک کی نماز کے بعد آپ کی خدمت میں حاضری ہوئی اور آپ سے دعائیں لیں، فرزندانِ حمادی نے انہیں مسجد کے ساتھ ملحقہ مکان کی تیسری منزل میں رکھا ہوا ہے۔

جامعہ انوارالقرآن ٹنڈو محمد خان: جامعہ کے بانی مولانا محمد ابراہیم سومرو مدظلہ ہیں۔ جامعہ کا سنگ بنیاد فخر سندھ حضرت مولانا سائیں عبدالغفور قاسمیؒ، مولانا غلام محمد سومرو مدظلہ، سائیں صالح محمد حداد مدظلہ نے ۱۴۲۰ھ میں رکھا۔ اللہ تعالیٰ نے جامعہ کو تعمیری و تعلیمی کامیابیوں سے سرفراز فرمایا۔ دورۂ حدیث شریف تک اسباق ہوتے ہیں۔ ۱۹/اساتذۂ کرام کی نگرانی میں ۲۷۵ مسافر طلبا ۵۰۰ طالبات زیور تعلیم سے آراستہ پیراستہ ہو رہے ہیں۔ مولانا محمد ابراہیم سومرو متحرک، فعال اور تحریکی عالم دین ہیں، پورے ضلع ٹنڈو محمد خان میں مجلس کے کاز کی نگرانی فرماتے ہیں۔ ۱۹/اگست صبح گیارہ بجے طلبا و اساتذۂ کرام سے خطاب کی سعادت نصیب ہوئی۔

☆☆ .... ☆☆

الحاج بلند اختر نظامیؒ، لاہور

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

راقم کے محسنین میں سے ایک اہم نام الحاج بلند اختر نظامیؒ کا بھی ہے، راقم ۱۹۹۰ء میں لاہور میں مجلس کے مبلغ کی حیثیت سے تبدیل ہوکر آیا تو اس وقت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے امیر اور مرکزی شوریٰ کے رکن تھے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو فہم وفراست سے سرفراز فرمایا تھا۔ گفتگو اور ٹیبل ٹاک کے ماہر تھے، جب راقم لاہور گیا، تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا دفتر سرکلر روڈ بیرون دہلی دروازہ بالمقابل دربار حضرت شاہ محمد غوثؒ تھا۔ جون ۱۹۹۰ء میں مسجد عائشہ قادیانیوں سے واگزار ہوئی تو مجلس کا دفتر مسجد عائشہ میں آہستہ آہستہ منتقل ہوگیا۔ مسجد عائشہ مرزائیوں کے لاہوری گروپ کے ایک عرصہ تک قبضہ میں رہی۔ جب گارڈن ٹاؤن بنا تو ''لاہوریوں'' نے اپنا مرکز گارڈن ٹاؤن منتقل کرلیا اور انہوں نے مسجد پر قبضہ برقرار رکھنے کے لئے مسجد کے ہال کو گودام بنایا ہوا تھا۔ جس میں ان کے رسائل اور ہفت روزہ فیملی اور دیگر فضولیات رکھی ہوئی تھیں۔ مسلم ٹاؤن مسجد عائشہ کے متولی سید اسد حسین شاہ تھے۔ راقم سے پہلے مولانا کریم بخش علی پوریؒ لاہور کے مبلغ تھے۔ مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ کے حکم پر مولانا کریم بخشؒ سید اسد حسین شاہ کو ملے اور انہوں نے مسجد کی تولیت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو لکھ کردی۔ مسجد کو لاہوری گروپ سے واگزار کرانے میں حاجی بلند اخترؒ نظامی کا بنیادی کردار ہے۔ مسجد سے ملحقہ پراپرٹی پر لاہوری گروپ کے مربی مولوی گل قابض تھا۔ ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ مولوی گل کی عدم موجودگی میں اہل محلہ نے اس کی مقبوضہ عمارت کی چار دیواری کا کچھ حصہ گرادیا۔ مولوی گل کا بیٹا جو واپڈا میں افسر تھا۔ راقم کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ آپ محلہ والوں کو سمجھائیں کہ وہ ہمیں تنگ نہ کریں۔ راقم نے کہا کہ محلہ والوں کو سمجھانا تو میرے بس کی بات نہیں، البتہ اگر آپ ملبہ کی قیمت لینا چاہیں تو اس پر بات ہوسکتی ہے تو اس نے کہا کہ میں اپنے والدین سے مشورہ کرکے آپ کو ایک دو روز میں بتلاؤں گا۔ تو چند روز کے بعد آکر اس نے کہا کہ ہم تیار ہیں تو راقم نے مرکزی ناظم اعلیٰ سے اجازت لے لی۔ آپ نے فرمایا کہ حاجی صاحب جہاندیدہ آدمی ہیں۔ تمام معاملات ان کے سپرد کریں تو راقم نے حاجی صاحب سے وقت طے کرکے انہیں بتلادیا۔ چنانچہ وقت مقررہ پر ہم حاجی صاحب کی دکان ویسٹ پاک ٹریڈرز چوک شاہ عالمی میں پہنچے تو

نونہالانِ وطن کو عقیدہ ختم نبوت کا پیغام......

کراچی (مولانا محمد عبداللہ چغرزئی) ۸/اگست بروز منگل صبح ساڑھے دس بجے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ اور گلبرگ ٹاؤن کے نگران مولانا محمد قاسم رفیع اور بندہ راقم الحروف کا محترم جناب محمد زاہد کھوسہ کی معیت میں مدرسہ انوار المدارس حسین آباد جانا ہوا، جہاں مولانا محمد شعیب صاحب کے ساتھ ملاقات ہوئی، اور جامعہ کے ناظم تعلیمات اور دیگر اساتذۂ کرام سے مدارس میں ختم نبوت کورسز کے ساتھ ساتھ علاقہ میں ختم نبوت کے کام کو فروغ دینے کے حوالے سے تفصیلی بات ہوئی۔ بعدازاں محمد زاہد کھوسہ صاحب اور عبدالرزاق بھائی کی معیت میں فاطمہ اکیڈمی جانا ہوا، جہاں مولانا محمد قاسم رفیع کا بیان ہوا۔ اس کے بعد مدرسہ اصحاب صفہ اور مدرسہ رحیمیہ تعلیم القرآن حاضری ہوئی، وہاں بھی مولانا محمد قاسم رفیع نے عقیدہ ختم نبوت پر مدلل گفتگو کی۔ انہوں نے کہا کہ ہر چیز کی ابتدا بھی ہوتی ہے اور انتہا بھی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ دنیا پیدا کی ہے، قیامت کے وقوع پذیر ہونے پر یہ دنیا ختم ہوجائے گی۔ اسی طرح نبوت کا سلسلہ جو حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا تھا وہ سلسلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر ختم ہوا۔ اب قیامت تو آسکتی ہے لیکن نیا نبی نہیں آسکتا۔ مدارس کی انتظامیہ نے بیانات کو سراہا اور آئندہ کے لئے ختم نبوت کورسز رکھوانے کی یقین دہانی کرائی۔

حاجی صاحب نے اس سے کورڈ ایریا (جہاں ان کا بنایا ہوا مکان تھا) معلوم کیا۔ کیلکولیٹر لیا، اس وقت کے ریٹ کے مطابق دو لاکھ روپے بنے، تو قادیانی نے کہا کہ کچھ دن کی ہمیں مہلت دیں تاکہ پہلی تاریخ کو ہم اپنا سامان دوسرے مکان میں شفٹ کرسکیں۔ حاجی صاحب نے پوچھا کہ آپ لوگوں نے متبادل مکان تلاش کرلیا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں! حاجی صاحب نے کہا کہ آپ کا مطلوبہ مکان خالی ہے؟ اس نے کہا کہ خالی ہے۔ حاجی صاحب نے کہا کہ کرایہ کیا طے کیا؟ اس نے بتلایا ۲۵۰۰ روپے۔ حاجی صاحب نے اسے اڑھائی ہزار روپے پکڑا کر کہا: لیجئے! آپ مالک مکان کو ایڈوانس کرایہ دیجئے اور اس ۲۰۲۵۰۰ روپے وصولی کی رسید بنوائی اور اس طرح وہ مکان ہمیں مل گیا۔ اس میں حاجی صاحب کے ناخن تدبیر کا بڑا حصہ تھا۔

جناب بلند اختر نظامیؒ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے مبلغ مولانا سید محمود حسن ترمذیؒ، آف کلویا ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی ترغیب سے مجلس میں ۱۹۶۵ء میں شامل ہوئے اور مجلس کے ناظم اعلیٰ بنائے گئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تیسرے مرکزی امیر مولانا لال حسین اخترؒ جب انگلینڈ کے دورہ پر جانے لگے تو لاہور مجلس کی طرف سے انہیں جو استقبالیہ دیا گیا۔ اس میں بلند اختر نظامی، ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور لکھا ہوا ہے۔ لاہور میں آنے کے بعد چونکہ لاہور تاریخی اور تحریکی شہر ہے، مجلس کی طرف سے جو بھی تحریک اٹھی وہ حاجی صاحب کی صدارت میں منعقد ہونے والے اجلاس سے اٹھی۔ یوسف کذاب کے خلاف مجلس نے جو کیس (مقدمہ) کیا۔ اس میں وکلا سے مشاورت، فیسوں کا طے کرنا، اس سے قبل ڈی ایس پی کے دفتر میں کذاب کی ویڈیو اور آڈیو کیسٹوں کی سماعت کے دوران غرضیکہ انہوں نے اپنی تمام تر ذہانت کو مجلس کے لئے وقف کردیا۔ راقم کے لاہور جانے سے پہلے ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء کی تحریکوں میں حاجی صاحب کی امارت میں میزبانی کا شرف مجلس کو حاصل ہوا۔ آپ حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ، مولانا لال حسین اخترؒ، مولانا محمد شریف جالندھریؒ کے دست و بازو تھے۔ آپ کا اصلاحی تعلق امام الہدیٰ حضرت مولانا عبیداللہ انورؒ سے تھا۔ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں حضرت کو لانا اور واپس لے جانا آپ اپنا فرض منصبی سمجھتے تھے۔ جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا کہ آپ مولانا جالندھریؒ کے دور میں مجلس لاہور کے ناظم اعلیٰ تھے۔ بعدازاں امیر منتخب کئے گئے۔ اس کے باوجود اپنے آپ کو فقیر اور مجلس کا خادم سمجھتے رہے۔ راقم جب لاہور مبلغ بن کر گیا تو ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کے ''تاریخ ساز فیصلہ'' جس میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا، کی یاد میں ۷ ستمبر کو لاہور کے وسیع و عریض ٹاؤن ہال میں ختم نبوت کانفرنس شروع کی۔ جب تک راقم لاہور رہا، آپ کی صدارت میں ٹاؤن ہال میں کانفرنسیں ہوتی رہیں۔ ان کانفرنسوں میں اس وقت کے جید علماء کرام، مشائخ عظام شرکت فرماتے رہے۔

غرضیکہ حاجی صاحبؒ فنا فی ختم نبوت تھے۔ ان کا اوڑھنا بچھونا عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت تھا۔ مجلس کے ساتھ مالی تعاون خود بھی فرماتے اوروں کو بھی متوجہ کرتے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے، کئی حج وعمرے بھی کئے۔

۱۲/ رمضان المبارک ۱۴۲۹ھ مطابق ۱۳/ستمبر ۲۰۰۸ء ظہر کے قریب انتقال ہوا، اسی روز عشا کی نماز کے بعد آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ ان کی وصیت تھی کہ میری نماز جنازہ ختم نبوت کے حضرات میں سے کوئی صاحب پڑھائیں۔ اللہ پاک نے راقم الحروف (مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی) کو نہ صرف نماز جنازہ کی توفیق نصیب فرمائی بلکہ ان کے غسل میں بھی شریک ہوا۔ ☆☆

جامعہ حمادیہ خیر پور میرس میں ختم نبوت کانفرنس

۲۱/اگست عشا کی نماز کے بعد ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی صدارت مولانا سائیں میر محمد میرک مدظلہ نے کی۔ تلاوت ونعت کے بعد سندھی زبان کے سریلے خطیب مولانا محمد عبداللہ عباسی مدظلہ نے سندھی زبان میں تفصیلی خطاب کیا، جبکہ ضلعی خطیب مولانا محمد فاروق سمیجو اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے اردو زبان میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت اور نزول عیسیٰ علیہ السلام پر خطاب کیا۔ جامعہ کے طلبا و اساتذۂ کرام سمیت درجنوں مسلمانوں نے شرکت کی۔ مقررین نے اپنے بیان میں قادیانیوں کے کفریہ عقائد اور ملک وملت کی دشمنی پر روشنی ڈالی اور قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ کی اپیل کی۔ جامعہ حمادیہ کے بانی سندھ کے نامور عالم دین مولانا میر محمد میرک مدظلہ ہیں، جو مجلس خیر پور کے سرپرست بھی ہیں۔ (مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

فرما گئے یہ ہادی — تاجدارِ ختمِ نبوۃ زندہ باد — لا نبی بعدی

بمقام جامع مسجد تحصیل والی فوارہ چوک حافظ آباد

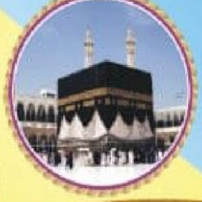

دوسری سالانہ عظیم الشان پُروقار روح پرور ختمِ نبوۃ کانفرنس

بڑے تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہو رہا ہے

بتاریخ 28 ستمبر بروز جمعرات بعد نماز مغرب

نعت خوان: جناب حافظ خلیل الرحمٰن ورک — سیالکوٹ

زیرِ نگرانی: مجاہد ختم نبوت فاضل نوجوان حضرت مولانا مفتی محمد جمیل صاحب — امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حافظ آباد

زیرِ سرپرستی: مجاہد ختم نبوت حضرت علامہ مولانا جناب احمد سعید اعوان صاحب — سرپرست اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حافظ آباد

زیرِ صدارت: مجاہد ختم نبوت فاضل نوجوان حضرت مولانا جناب محمد عارف شامی صاحب — مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ

خصوصی خطاب: عالم باعمل نامور مذہبی سکالر حضرت مولانا جانشین امام اہلسنت علامہ زاہد الراشدی دامت برکاتہم العالیہ — جنرل سیکرٹری پاکستان شریعت کونسل — شیخ الحدیث جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

خصوصی خطاب: مجاہد ختم نبوت فاضل نوجوان فاتح قادیانیت حضرۃ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی صاحب مدظلہ العالی — مرکزی راہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

مجاہد ختم نبوت فاضل نوجوان حضرت مولانا جناب مفتی عظمت اللہ صاحب — ناظم تبلیغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حافظ آباد

نوٹ: حضرت کا بیان مغرب کی نماز کے فوراً بعد شروع ہو جائے گا

فلیکس اے ون 0300-6545998

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حافظ آباد

0343-4671129

0341-6380362